عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ

جنوری رفروری 2005ء

سیدنا عثمان بن عفانؓ کی شہادت

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ پر حکومتی اعتراضات

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ..... ایک استفتاء

حکومت .... عوام .... قادیانی اور پاکستان

شور قیامت کیوں برپا نہیں ہوتا

صدر پرویز کی قادیانی اجتماع میں شرکت

www.khatm-e-nubuwwat.com

شمارہ نمبر 12 ...... جلد نمبر 39/8

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ نمبر ۱۲ .... جلد نمبر ۸/ ۳۹

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ
شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ

ایڈیٹر: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید صاحب

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ صاحب

مجلس منتظمہ

- علامہ احمد میاں حمادی
- مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
- مولانا بشیر احمد
- حافظ محمد یوسف عثمانی
- مولانا محمد اکرم طوفانی
- چوہدری محمد اقبال
- مولانا خدا بخش شجاع آبادی
- مولانا احمد بخش شجاع آبادی
- مولانا مفتی حفیظ الرحمن
- مولانا محمد نذر عثمانی
- مولانا محمد علی صدیقی
- مولانا غلام حسین
- مولانا قاضی احسان احمد
- مولانا محمد اسحاق ساقی
- مولانا محمد قاسم رحمانی
- مولانا غلام مصطفیٰ
- مولانا محمد طیب فاروقی
- مولانا فقیر اللہ اختر
- مولانا عزیز الرحمن ثانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم

حکومت......عوام......قادیانی اور پاکستان .... ادارہ -------- 3

وفاق کابینہ کے اجلاس میں کمیٹی کا قیام .... ادارہ -------- 6

مقالات و مضامین

امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفانؓ .... حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ -------- 8

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ پر حکومتی اعتراضات .... حضرت مولانا اللہ وسایا -------- 18

شور قیامت کیوں برپا نہیں ہوتا .... مولانا عبدالرحیمؒ -------- 22

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا خاتمہ .... صاحبزادہ طارق محمود -------- 27

ردِ قادیانیت

صدر پرویز مشرف کا قادیانی اجتماع میں شریک ہونا .... احمد شکیل میاں -------- 29

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ .... فتویٰ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ -------- 30

متفرقات

تبصرہ و تذکرہ .... ادارہ -------- 45

جماعتی سرگرمیاں .... ادارہ -------- 48

مسافران آخرت .... مولانا اللہ وسایا -------- 53

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

حکومت..عوام..قادیانی..اور.. پاکستان؟

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اسلامیان پاکستان کے لئے یہ بات انتہائی کربناک ہے کہ ملک عزیز پاکستان میں ایک بار پھر قادیانی گروہ کی سرگرمیاں خطرناک شکل اختیار کرگئی ہیں۔ لگتا ہے کہ قادیانی ملک میں خطرناک کھیل کھیلنے کے درپے ہیں۔ اگر قادیانی گروہ کی اس روش پر حکمران طبقہ نے عدم توجہی برتی اور ان پر قدغن نہ لگائی تو حالات کیا رخ اختیار کریں گے یہ آنے والے وقت پر منحصر ہے۔ ذیل میں چند فکر انگیز واقعات کا مطالعہ ہر دردمند پاکستانی کی توجہ کا متقاضی ہے:

۱...... ۵/ستمبر ۲۰۰۴ء کے قومی اخبارات میں خبر شائع ہوئی کہ:

''ضلع حافظ آباد کے قصبہ رسولپور تارڑ میں بھارتی ایجنسی را کا ایجنٹ گرفتار کرلیا گیا۔ اس سے دو ہینڈ گرینڈ اور دو کلاشنکوفیں برآمد کرلی گئیں۔ اے ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود نے پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ خفیہ اطلاع پر ہم نے چھاپہ مارکر ''راء'' کا ایجنٹ گرفتار کیا۔ اس کا نام مبشر احمد ہے اور وہ قادیانی ہے۔ اس مبشر احمد قادیانی کی بہن گوگی کی شادی حبیب احمد بھارتی قادیانی سے ہوئی۔ حبیب احمد قادیانی بھارت میں را کا ایجنٹ ہے اور مبشر قادیانی پاکستان سے اپنے بہنوئی حبیب احمد قادیانی کو معلومات فراہم کرتا تھا۔ مبشر قادیانی نے دوران تفتیش راء کا ایجنٹ ہونے کا اعتراف کیا۔ اے ایس پی نے پریس کو بتایا کہ ہم پندرہ روز تک دہشت گردوں کے نیٹ ورک کا پتہ چلالیں گے۔'' (روزنامہ خبریں ملتان)

اس خبر کو تین ماہ ہوگئے ہیں۔ آگے کیا ہوا؟۔ کس نے تفتیش کو بریک لگوئی؟۔ یہ حکومت کے لئے سوالیہ نشان ہے؟۔

۲...... چاہئے تو یہ تھا کہ قادیانیوں کے راء کے ساتھ مراسم کو طشت ازبام کیا جاتا۔ مگر ہوا کیا؟ کہ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور سے قادیانیوں پر عائد پابندی کہ ''قادیان یاترا'' کے لئے وہ اجتماعی طور پر نہیں جاسکتے۔ اس پابندی کو اٹھالیا گیا۔ دسمبر ۲۰۰۴ء میں سینکڑوں قادیانیوں کو قادیان یاترا کے لئے بھیجا گیا اور زرمبادلہ مہیا کیا گیا۔ حالانکہ دنیا کو معلوم ہے کہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ تقسیم غلط ہے۔ اکھنڈ بھارت دوبارہ قائم ہوگا۔ قادیانیوں کی نعشیں پاکستان میں امانتاً دفن ہیں۔ موجودہ دور حکومت میں ایسے کیوں ہوا؟۔

۳...... واشنگٹن سے اخبارنویس احمد شکیل میاں کی رپورٹ قومی اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ:

''صدر مملکت جناب پرویز مشرف صاحب اپنے حالیہ دورہ میں لاطینی امریکہ کے دوران کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر مبشر احمد قادیانی کے گھر نجی دعوت پر گئے۔ چونکہ ڈاکٹر مبشر احمد قادیانی ہے۔ اس لئے مہمانوں

کی زیادہ تعداد قادیانیوں پر مشتمل تھی۔ جس میں اکثریت بھارت سے تعلق رکھنے والے قادیانیوں کی تھی۔ اتنے بھارتی قادیانی واشنگٹن کی کسی پاکستانی تقریب میں پہلے نہیں دیکھے گئے۔ قادیانی لیڈر شپ بھی شریک مجلس تھی۔ ڈاکٹر مبشر قادیانی کی بیوی سعدیہ واشنگٹن میں ایک بے باک انتہائی فیشن ایبل اور لبرل خاتون کی شہرت رکھتی ہیں اور واشنگٹن ایریا میں کئی فیشن شو کرواچکی ہے۔ کسی پاکستانی سربراہ مملکت کا امریکہ میں ایک پرائیوٹ شہری کی دعوت میں اس طرح شرکت کرنا ایک غیر معمولی واقعہ ہے اور واشنگٹن میں اس پاور لنچ کے متعلق چہ مگوئیاں ہورہی ہیں۔ اس دعوت میں انڈیا اور دوسرا غیر ملکی میڈیا مدعو تھا۔ لیکن مقامی پاکستانی میڈیا کو بری طرح نظر انداز کیا گیا۔ صرف مبشر کے ذاتی دوست صحافی شریک ہوئے۔ مبشر کا کہنا ہے کہ میں نے دعوت نامے ایمبیسی حکام کو دیئے۔ آگے انہوں نے نہیں پہنچائے۔'' (تکبیر ۱۵/ دسمبر ۲۰۰۴ء)

۴...... یہی لبرل فیشن ایبل قادیانی خاتون سعدیہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب چوہدری پرویز الٰہی کی مشیر تعلیم ہیں۔

۵...... اسی قادیانی ڈاکٹر مبشر کے قادیانی والد اسلم کے نام پر اونچی کھرولیاں (تحصیل ڈسکہ) کا نام اسلم پورہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ چوہدری پرویز الٰہی نے رکھا ہے۔ تاحال نوٹیفیکیشن منسوخ نہیں کیا۔ قومی رہنماؤں ودینی شخصیات سے وعدہ کرکے پورا کرتے نظر نہیں آتے۔

۶...... قومی اخبارات میں خبر چھپی ہے کہ برطانیہ سے قادیانی غلط ترجمہ والا قرآن مجید لاکر پاکستان میں تقسیم کرکے مذہبی منافرت اور اشتعال پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ وفاقی وزارت مذہبی امور نے وزارت تجارت وزارت داخلہ اور سی بی آر کو لیٹر بھیجا ہے کہ وہ اس کا انسداد کریں۔

۷...... لیکن سی بی آر کا چیئرمین ملک ریاض جو کہ دوالمیال ضلع چکوال کی ملک برادری سے تعلق رکھتا ہے۔ خود سکہ بند قادیانی ہے۔

۸...... نادرا کا ایک ڈی جی (ڈائریکٹر جنرل اکاؤنٹس) مبینہ طور پر سکہ بند قادیانی ہے۔

۹...... پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرانا قادیانی سرگرمیوں کا تازہ شاہکار کارنامہ ہے۔ ہمارے وفاقی وزیر داخلہ قادیانی سازش میں بری طرح جکڑ دیئے گئے ہیں۔ وہ قادیانی کیس کی وکالت کررہے ہیں۔ لاکھوں پاسپورٹ بغیر خانہ مذہب کے شائع ہوچکے ہیں۔ ۸۰/ ہزار ایشو بھی ہوگئے ہیں۔ خانہ مذہب کی بحالی کا وزیر اعظم کی موجودگی میں حکمران جماعت کے صدر جناب چوہدری شجاعت حسین نے قوم کو مژدہ جانفزا سنایا۔ وفاقی وزیر مذہبی امور اور وفاقی وزیر اطلاعات نے متعدد بار اعلان کیا کہ کابینہ کے اجلاس میں بحال کردیا جائے گا۔ وفاقی وزیر داخلہ کا اکاؤنٹس برانچ نادرا (جس کا ڈی جی مبینہ طور پر قادیانی ہے) نے سمری یہ تیار کرکے دی کہ کروڑوں کا نقصان ہوگا۔ بجائے اس کے پچیس سال سے پاسپورٹ میں موجود خانہ مذہب کو حذف کرکے پاسپورٹ شائع کرنے والوں سے اس نقصان کی ریکوری کرائی جاتی۔ الٹا اس کے لئے وفاقی وزراء کی کمیٹی قائم کردی گئی جس میں

دو سابق عسکری وزراء بھی موجود ہیں۔ اس کمیٹی کا اجلاس ہو کر حتمی رپورٹ کو غیر معینہ تاریخ پر ملتوی کر دیا گیا۔ مینی کے سربراہ ہفتہ بھر کے لئے چین کے دورہ پر جارہے ہیں۔ کمیٹی کی مثبت ومنفی رپورٹ تک پاسپورٹ کی اشاعت جاری۔ ایشو کرنا برابر جاری۔ پوری قادیانی کھیپ اس دوران میں پاسپورٹ حاصل کر کے من مانی مراد حاصل کرلے گی۔ کیا ہورہا ہے۔ کوئی پاکستانی دردمند اس پر توجہ کرے گا یا اس کیس کو بھی برقعہ وداڑھی کی طرح گھر پر رکھنے کے مشورہ سے سرفراز کرے گا؟۔

۱۰...... اب آخری خبر جس سے ساری سازش پکڑی جاتی ہے کہ قادیانیوں نے پاکستانی پاسپورٹ سے خانہ مذہب کیوں حذف کرایا؟۔ وہ یہ کہ قادیانی سیاسی پناہ کے نام پر ویزے لیتے تھے کہ پاکستان میں ہمارے ساتھ امتیازی سلوک ہورہا ہے۔ باہر کی حکومتوں نے دھڑا دھڑ ویزے دیئے۔ ان حکومتوں نے انکوائریاں کیں۔ قادیانی پروپیگنڈا غلط ثابت ہوا کہ قادیانی حالیہ مردم شماری کے مطابق چند لاکھ پاکستان میں ہیں۔ اعلیٰ ملازمتیں پورے ملک کی ایک تہائی آبادی کے برابران کے پاس ہیں۔ قادیانی ہونے پر ویزے محدود ہوگئے۔ انہوں نے کھیل کھیلا۔ وزارت داخلہ زندہ باد کہ مشین ریڈایبل پاسپورٹ سے خانہ مذہب حذف کر دیا گیا۔ قادیانی جانتے تھے کہ اس پر دینی قیادت خاموش رہی تو قادیانی مزے میں۔ آج یہ واپس ہوا کل اور سرکاری اقدامات ایک ایک کر کے واپس کرالیں گے۔ ہمارے نو دو گیارہ ہو جائیں گے اور اگر دینی قیادت خاموش نہ رہی جس کا زیادہ امکان ہے تو پھر امتیازی سلوک کا پروپیگنڈہ کر کے ویزے لینے کے چاروں طرف پھر دروازے وا ہو جائیں گے۔ اس تناظر میں قومی اخبارات میں شائع شدہ ذیل کی خبر ملاحظہ کریں:

’’کراچی (سراج احمد...... سٹاف رپورٹر) ایف آئی اے نے بعض این جی اوز اور انسانی اسمگلنگ کے ایجنٹوں کی جانب سے قادیانیوں کو مذہبی امتیازی سلوک کے نام پر مغربی ممالک میں سیاسی پناہ دلانے کے منصوبے کا انکشاف کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ اس سلسلے میں پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کی سازش کا نوٹس لے۔ پاکستان سے وزٹ ویزا پر کھٹمنڈو لے جایا جاتا ہے پھر نئی دہلی میں سفارت خانوں میں درخواستیں جمع کرائی جاتی ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق ایف آئی اے امیگریشن کراچی کی جانب سے وفاقی حکومت کو ایک رپورٹ ارسال کی ہے جس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ انسانی اسمگلنگ کے ایجنٹوں نے بعض این جی اوز کے ساتھ مل کر بیرون ملک سیاسی پناہ حاصل کرنے کے خواہش مند قادیانیوں کو جعلی کاغذات اور مذہبی امتیازی سلوک کے جعلی واقعات کی بنیاد پر آسٹریلیا‘ کینیڈا اور دیگر یورپی ممالک بھجوانے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے۔ نئی دہلی میں واقع غیر ملکی سفارت خانوں میں جمع کرائی جانے والی درخواستوں میں پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف مذہبی امتیاز کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ ایجنٹ درخواست گزار کو واپس پاکستان لاتے ہیں اور انٹرویو کی طلبی پر دوبارہ نئی دہلی لے جایا جاتا ہے اور ایجنٹوں کے مشورے پر جعلی ایف آئی آر خطوط اور دیگر دستاویزات بنائی جاتی ہیں۔ ایف آئی اے کی رپورٹ کے مطابق پچھلے چند ہفتوں کے دوران اس کاروبار میں بے پناہ تیزی آئی ہے۔ صرف بیس نومبر سے اکیس

دسمبر تک' اٹھائیس دنوں کے دوران ایف آئی اے امیگریشن کراچی نے اس طرح کے بتیس افراد کو آف لوڈ کیا۔ جو انٹرویو کے لئے کھٹمنڈو جا رہے تھے۔ ایف آئی اے کی رپورٹ میں ایک جوڑے مبشر احمد اور ان کی اہلیہ کا نتا مبشر کے کیس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مذکورہ جوڑا جو کہ بیس نومبر کو کھٹمنڈو جا رہا تھا کہ ایف آئی اے کے افسران نے شک کی بنیاد پر پوچھ گچھ کی تو انہوں نے قادیانیوں کی سیاسی پناہ کے مذکورہ سلسلے کی تصدیق کی۔ اور ایجنٹوں کی جانب سے فراہم کردہ جعلی کاغذات کا بھی انکشاف کیا۔'' (روزنامہ جنگ ملتان ۴/ جنوری ۲۰۰۵ء)

اسلامیان پاکستان! آپ سے درددل سے گزارش ہے کہ اگر ہماری وزارت داخلہ نے قادیانی سازش کا شکار ہو کر پاسپورٹ سے خانہ مذہب کو حذف کر کے قادیانیوں کو موقعہ فراہم کیا ہے کہ وہ پاکستان کو بدنام بھی کریں اور ویزے بھی حاصل کریں۔ فرمایئے کہ کسی بھی ملک کی وزارت داخلہ اپنے ملک کے لئے اتنی بڑی خدمت سرانجام دے سکتی ہے؟۔ ہرگز نہیں؟۔ کیا اس پر ملک کی دینی قیادت خاموش رہ کر قادیانیوں سے متعلق پہلے سے نافذ شدہ قانونی اقدامات پر خاموش رہے؟۔ ہرگز نہیں؟۔ سوچئے ملک میں قادیانی کیا کر رہے ہیں۔ ان اسلام دشمن عناصر سے بچنا کتنا ضروری ہے؟۔ یہ آپ کے سوچنے کی چیز ہے۔ سوچئے بار بار سوچئے؟۔

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ

وفاقی کابینہ کے اجلاس میں کمیٹی کا قیام

وفاقی کابینہ نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کے مسئلہ پر سفارشات تیار کرنے کے لئے وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال کی سربراہی میں پانچ رکنی کمیٹی قائم کردی ہے جو کابینہ کے آئندہ اجلاس میں اپنی سفارشات پیش کرے گی۔

وزیر اعظم شوکت عزیز ایک روشن خیال انسان ہیں۔ عمر بھر انہوں نے عالمی سطح کے اداروں کے لئے کام کیا ہے اور وہ متعدد اداروں کے سربراہ کی حیثیت سے بھی کام کر چکے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جو کام کرنے ہوں وہ کس طرح کئے جاتے ہیں اور جن کو لٹکانا ہو وہ کس طرح راہ راست سے بھٹکائے جاتے ہیں۔ پاکستانی پاسپورٹ میں اول روز سے مذہب کا خانہ موجود ہے۔ کیونکہ قیام پاکستان کی بنیاد ہی اسلام ہے اور دنیا بھر میں کسی بھی ملک کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ہو یا نہ ہو............ مگر پاکستان کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ پہلے بھی موجود تھا اب بھی ہونا چاہئے۔ کیونکہ جن لوگوں کو خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے روکنا مقصود ہے وہ زیادہ تر پاکستان میں ہی رہتے ہیں اور پیپلز پارٹی ایسی سیکولر سوشلسٹ پارٹی کے دور میں ہی پاکستانی قومی اسمبلی نے ہی انہیں ان کا تفصیلی موقف سننے کے بعد غیر مسلم قرار دیا جو کہ ہمارے آئین میں درج ہے۔ کسی اور ملک کے آئین میں ایسی کوئی شق نہیں ہے۔ وزیر اعظم شوکت عزیز کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کے لئے بنائی جانے

والی کمیٹی میں صرف وہ لوگ شامل نہیں جن کا اس معاملہ سے براہ راست تعلق ہے۔ ایک وزیر داخلہ جو کہ پاسپورٹ کے محکمہ کے وزیر ہیں اور دوسرے وزیر مذہبی امور حج واوقاف۔ جنہیں سعودی حکومت کی طرف سے براہ راست اس سلسلہ میں اعتراض وصول ہورہے ہیں۔ یہ کمیٹی کابینہ کے آئندہ اجلاس تک کیا رپورٹ بنائے گی؟۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال کرنا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کے لئے ایسا گہری بنیادوں پر غور وخوض کیا جائے۔ اس خانہ کو ختم کرنے کے لئے بھی نہ کابینہ کا اجلاس ہوا اور نہ ہی اس پیمانہ پر لکھت پڑھت ہوئی۔ حکومت عوام کو بتائے کہ آخر یہ مذہب کا خانہ بحال کرنے میں اصل دقت اور پریشانی کیا ہے؟۔ کیا ہمیں اپنے ملک کے شہریوں کے لئے دستاویزات بھی امریکہ وبرطانیہ یا کسی اور ملک کی ہدایات کے مطابق تیار کرنا ہوگی؟۔ پاکستان میں جمہوریت ہے۔ صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز نے اس سلسلہ میں کئی اعلانات کئے ہیں۔ جناب چوہدری شجاعت حسین بھی اس کے داعی ہیں۔ ان کے سمیت وزیر مذہبی امور بھی اعلان کرچکے ہیں کہ یہ خانہ بحال کرنے کا فیصلہ ہوچکا ہے۔ اس اعلان کے بعد وہ کس منہ سے جماعتی اور وزارتی عہدوں پر فائز ہیں۔ وہ مستعفی کیوں نہیں ہوئے۔ مگر یہ جمہوریت کس حد تک ہے اور کتنی ہے۔ جمہوریت میں عوام کے مطالبہ پر عملدرآمد میں اس قدر حیل وحجت کیوں؟۔

پاسپورٹ اور خانہ مذہب

- پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ خارج کرنا نظریہ پاکستان اور آئین پاکستان سے غداری ہے۔
- پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ خارج کرنا قادیانیوں کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل کرنے کی سازش ہے۔
- پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ خارج کرنا اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ، شہدائے آزادی اور شہدائے ختم نبوت سے بے وفائی اور دشمنان ملک ودین سے یاری ہے۔
- پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرکے تقدس حرمین شریفین کو پامالی سے بچایا جائے۔
- پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرکے پاکستانی مسلمانوں کی اسلامی شناخت مٹنے سے بچائی جائے۔
- پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرکے اللہ تعالیٰ اور رحمۃ للعالمین ﷺ کو راضی کیا جائے۔

شمع رسالت کے پروانو!

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرواکر سرور کائنات ﷺ کے مولد شریف مکہ مکرمہ اور دارالہجرت مدینہ منورہ کو قادیانیوں کے ناپاک قدموں سے بچاکر شفاعت کبریٰ کے حق دار بنو۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور

حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ

امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفانؓ!

نام مُبارک آپ کا عثمانؓ اور لقب ذوالنورین ؓ یہ لقب اس سبب سے ہوا کہ رسول خداﷺ کی دو نور نظر یعنی حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ آپ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت عثمانؓ کے سوا دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوا جس کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں۔ ؓ نسب آپ کا پانچویں پشت میں رسول خداﷺ سے ملتا ہے۔ یعنی عبد مناف کے دو فرزندوں میں سے ایک کی اولاد میں رسول خداﷺ ہیں اور ایک کی اولاد میں حضرت عثمانؓ اور آپ کی والدہ اروی رسول خداﷺ کی پھوپھی ام حکیم بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں۔ یہ ام حکیم وہی ہیں جو رسول خداﷺ کے والد حضرت عبداللہ کے ساتھ توام پیدا ہوئی تھیں۔ غرضیکہ باپ اور ماں دونوں کی طرف سے بہت قریب کی قرابت رسول خداﷺ کے ساتھ رکھتے تھے۔

ولادت آپ کی واقعہ فیل کے چھ برس بعد ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رہنمائی سے مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ سے بہت پہلے اور حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے ایک روز پہلے دولت ایمان حاصل فرمائی۔

قد آپ کا متوسط اور رنگ سفید مائل بہ زردگی تھا۔ چہرہ مُبارک پر چیچک کے چند نشانات تھے۔ سینہ کشادہ تھا، داڑھی گھنی تھی، سر میں بال رکھتے تھے۔ اخیر عمر میں زرد خضاب بالوں میں لگاتے تھے اور دانتوں کو سونے کے تارے سے بندھوایا تھا۔

قبل از اسلام بھی قریش میں بڑی عزت ان کی تھی اور بڑے صاحب حیا اور بڑے سخی تھے۔ رسول خداﷺ کے داماد تھے۔ دو صاحبزادیاں آپ کی یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں۔ پہلے حضرت رقیہؓ سے آپ کا نکاح ہوا۔ جب غزوہ بدر کے موقع پر ان کی وفات ہوگئی تو پھر حضرت ام کلثومؓ آپ کی زوجیت میں آئیں۔ جنہوں نے ۹ھ میں وفات پائی۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے بعد خلافت کے لئے منتخب کئے گئے اور بارہ دن کم بارہ سال مسند خلافت کو رونق دینے کے بعد ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو بڑی مظلومیت کے ساتھ باغیوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور مقام حش کوکب میں دفن کئے گئے۔ یہ پہلا واقعہ تھا کہ مسلمان کی تلوار مسلمان پر چلی اور پہلا فتنہ تھا جو اس امت میں برپا ہوا۔ جس نے برکات نبوت کا سلسلہ کاٹ دیا اور اسلامی فتوحات کا دروازہ بند کردیا۔ مسلمانوں کی تلوار جو کافروں پر چلی تھی۔ اب آپس میں ہی چلنے لگی۔

مختصر حالات قبل از اسلام

خاندان قریش کے باعزت لوگوں میں تھے۔ اپنی ثروت اور سخاوت کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کی تھی۔ حیا کی صفت میں آپ بے مثل تھے۔ گھر کے اندر بھی دروازہ بند کر کے نہانے کے لئے کپڑے اتارتے تھے تو کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے۔ قبل از اسلام بھی بت پرستی نہیں کی اور شراب نہیں پی۔ اس صفت میں حضرت عثمانؓ اور حضرت صدیق اکبرؓ دونوں ممتاز تھے۔

مختصر حالات بعد از اسلام

١...... حضرت صدیق اکبرؓ کی رہنمائی سے مشرف باسلام ہوئے اور ان کے مسلمان ہو جانے کا علم کفار قریش کو ہوا تو بڑی ایذائیں دیں۔ ایک روز ان کے چچا حکم بن عاص نے ان کو پکڑ کر رسی سے مضبوط باندھا اور کہا تم نے اپنے باپ دادا کا دین ترک کر کے نیا دین اختیار کیا ہے۔ اللہ کی قسم میں تم کو نہ کھولوں گا۔ یہاں تک کہ تم اس نئے دین کو ترک نہ کر دو۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں دین اسلام کبھی ترک نہ کروں گا۔ آخر ظالم اپنے ظلم سے عاجز آ گئے اور ان کو رہائی ملی (تاریخ الخلفاء)

٢...... مسلمان ہوتے ہی رسول خداﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا اور جب کفار مکہ نے مسلمانوں کی ایذارسانی پر کمر باندھی تو یہ مع حضرت رقیہؓ کے ہجرت کر کے ملک حبش چلے گئے۔ رسول خداﷺ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے فرمایا کہ عثمانؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت لوط علیہ السلام کے مع اپنے اہلبیت کے ہجرت کی۔ جب رسول خداﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فی الفور حبش سے واپس ہو کر مدینہ پہنچ گئے۔ غزوہ بدر ان کی موجودگی میں پیش آیا۔ ہاں حضرت جعفر طیارؓ اور ان کے ساتھیوں کی واپسی حبش سے دیر میں ہوئی۔ یہ غزوہ خیبر کے بعد مدینہ پہنچے۔

٣...... جب حضرت رقیہؓ کی وفات ہوگئی تو رسول خداﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں اس کی بہن ام کلثومؓ کا نکاح کر دوں۔ پھر جب حضرت ام کلثومؓ کی وفات ہوئی تو آپﷺ نے فرمایا کہ میری اور کوئی بیٹی باقی ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی عثمانؓ کے ساتھ کر دیتا۔

٤...... مالی خدمتیں رسول اللہﷺ کی بہت کیں اور بڑی اچھی اچھی دعائیں رسول خداﷺ کی حاصل کیں۔ از انجملہ غزوہ تبوک میں علاوہ اس کے جو سامان جہاد کے لئے دیا۔ رسول خداﷺ اور آپ کے اصحابؓ کے لئے کھانے کا سامان بھی حاضر کیا جو کئی اونٹوں پر لدا ہوا تھا۔ اس وقت رسول خداﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا کہ یا اللہ! میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی ان سے راضی رہ۔ اور صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ تم بھی عثمانؓ کے لئے دعا کرو۔ چنانچہ رسول خداﷺ کے ساتھ سب نے دعا مانگی۔ از اں جملہ ایک مرتبہ آنحضرتﷺ کے گھر چار دن کے پے در پے فاقے پیش آ گئے اور آنحضرتﷺ کی اور آنحضرتﷺ کے اہل بیت کی بوجہ ضعف کے عجب

حالت ہوگئی۔ حضرت عثمانؓ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے کئی بورے آٹے کے اور کئی بورے گیہوں کے اور کئی بورے چھوہاروں کے اور ایک بکری کا گوشت اور تین سو روپیہ بھیجا اور اس کے ساتھ یہ بھی کہلا بھیجا کہ اس کے پکانے میں دیر ہوگی، لہذا پکا ہوا کھانا بھی بھیجتا ہوں۔ چنانچہ بہت سی روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت تیار کرا کر بھیجا۔ اس وقت بھی رسول خداﷺ نے ان کو ایسی ہی دعائیں دیں۔ اس قسم کی خدمات وقتاً فوقتاً ان سے ظہور میں آتی رہیں۔

۵...... ایک مدت تک کتابت وحی کی خدمت ان کے سپرد رہی اور یہ وہ خدمت تھی۔ جس کے انجام دینے والوں کی تعریف قرآن شریف میں آئی ہے۔ کتابت وحی کے علاوہ آنحضرتﷺ کے نجی خطوط کا لکھنا بھی ان کے متعلق تھا۔

۶...... تمام اعمال صالحہ میں آپ کو منجانب اللہ عظیم الشان توفیق عطا ہوئی تھی۔ نماز تہجد کی یہ حالت تھی کہ رات کو بہت تھوڑی دیر سوتے تھے اور قریب قریب پوری رات نماز میں صرف ہوتی تھی۔ نماز تہجد میں روزانہ ایک ختم قرآن کا معمول تھا۔

صائم الدہر تھے سوا ایام ممنوعہ کے کسی دن روزہ ناغہ نہ ہوتا تھا۔ جس روز شہید ہوئے اس دن بھی روزے سے تھے۔

صدقہ دینے اور خیرات کرنے میں گویا تیز آندھی تھے۔ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرنے کا معمول تھا اور اگر کسی جمعہ کو غلام نہ ملتا تو دوسرے جمعہ کو دو آزاد کرتے۔ آپ کی سخاوت وخیرات کے عجیب عجیب واقعات منقول ہیں:

از انجملہ یہ کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانے میں سخت قحط پڑا۔ لوگ بہت پریشان تھے۔ ایک روز حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ آج شام تک اللہ تمہاری پریشانی دور کر دے گا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کے ایک ہزار اونٹ غلہ کے آئے اور مدینہ کے تاجر حضرت عثمانؓ کے پاس خریداری کے لئے پہنچے۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا کہ اچھا ملک شام کے خرید پر تم لوگ کس قدر نفع دو گے۔ تاجروں نے کہا۔ دس روپیہ پر بارہ روپیہ۔ حضرت عثمانؓ نے کہا مجھے اس سے زیادہ ملتا ہے۔ آخر ہوتے ہوتے ان تاجروں نے کہا کہ جو مال آپ نے دس روپیہ میں خریدا ہے۔ اس کی قیمت ہم پندرہ روپے دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا وہ زیادہ دینے والا کون ہے؟۔ مدینہ کے تاجر تو ہم ہی لوگ ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ مجھے ایک روپیہ کے مال کی دس روپیہ قیمت مل رہی ہے۔ کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو۔ تاجروں نے انکار کر دیا تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ سب غلہ خدا کی راہ میں فقرائے مدینہ کو دے دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس روز رات کو میں نے رسول خداﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپﷺ ایک سفید رنگ کے ترکی گھوڑے پر سوار ہیں اور ایک نور کا لباس زیب تن ہے اور کہیں جانے کی عجلت فرمارہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہﷺ! میرے ماں باپ آپﷺ پر فدا ہوں۔ آپﷺ کی زیارت کا بڑا اشتیاق مجھے تھا۔ آپﷺ نے فرمایا اس وقت مجھے جانے کی جلدی اس لئے ہے کہ عثمانؓ نے ایک ہزار اونٹ غلہ کے خیرات کئے ہیں اور خدا نے قبول

فرمالیا ہے۔ اسی صلے میں جنت کی ایک حور سے ان کا نکاح ہو رہا ہے۔ مجھے ان کی محفل عروسی میں شریک ہونا ہے۔ حج وعمرے بھی بکثرت ادا فرمائے اور صلہ رحم کی صفت میں تو شاید ہی کوئی ان کی مثل ہو۔

۷...... جب رسول خدا ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو میٹھے پانی کی آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے اصحابؓ کو بڑی تکلیف تھی۔ صرف ایک میٹھا کنواں تھا جس کا نام رومہ تھا اور وہ ایک یہودی کے قبضہ میں تھا۔ وہ اس کا پانی جس قیمت میں چاہتا تھا بیچتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس کنویں کو خرید کر اللہ کی راہ میں وقف کر دے۔ اس کو جنت ملے گی۔ حضرت عثمانؓ نے اس کنویں کو خرید کر وقف کر دیا۔

۸...... مسجد نبوی پہلے بہت چھوٹی تھی۔ ایک زمین اس کے قریب بک رہی تھی۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس زمین کو خرید کر میری مسجد میں شامل کر دے۔ اس کو جنت ملے گی۔ حضرت عثمانؓ نے بیس ہزار یا پچیس ہزار روپیہ میں وہ زمین خرید کر مسجد اقدس میں شامل کر دی۔

۹...... جب ہجرت کے بعد غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو بدر سے لے کر تبوک تک تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوہ بدر جب پیش آیا تو حضرت رقیہؓ بیمار تھیں۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمانؓ تم رقیہؓ کی تیمار داری کرو۔ تم کو شرکت بدر کا ثواب ملے گا۔ چنانچہ یہ نہیں گئے اور تیمارداری میں مشغول رہے۔ رسول خدا ﷺ نے ان کو بدریوں میں شمار فرمایا اور بدر کے مال غنیمت سے ان کو حصہ بھی دیا۔ احد کی لڑائی میں جب رسول خدا ﷺ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی اور صحابہ کرامؓ میں ایک نہایت بے چینی اور سراسیمگی پیدا ہوئی اور اس پریشانی اور بدحواسی میں بعض لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے۔ بعض روایات میں حضرت عثمانؓ کا نام بھی ان ہٹ جانے والوں میں لیا گیا۔ اگرچہ اس ہٹ جانے پر کوئی ملامت نہیں ہوسکتی۔ اول اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی خبر سے سراسیمہ ہو کر ہٹے تھے۔ دوم اس وجہ سے کہ ان ہٹ جانے والوں کے حق میں صاف طور پر قرآن میں وارد کیا گیا ہے کہ: ''ولقد عفا اللہ عنھم'' ترجمہ:...... ''بہ تحقیق اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔'' لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ جیسے جلیل الشان عظیم المناقب صحابی کے متعلق کسی قابل اعتراض بات کا ثبوت کسی معمولی روایت سے جو اخبار احاد کی حیثیت رکھتی ہو۔ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا حضرت عثمانؓ کا اُحد میں میدان جنگ سے ہٹ جانا قابل تسلیم نہیں ہے۔

حدیبیہ

حدیبیہ میں رسول خدا ﷺ نے ان کو اپنی طرف سے منصب سفارت پر مقرر کر کے مکے بھیجا۔ کفار مکہ نے ان کو قید کر لیا۔ رسول خدا ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔ آپ ﷺ کو بڑا صدمہ ہوا اور انتقام کے لئے آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے موت کی بیعت لی۔ اثنائے بیعت میں خبر ملی کہ حضرت عثمانؓ زندہ ہیں۔ مگر قید ہیں۔ یہ خبر سن کر آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا اور دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا! یہ بیعت عثمانؓ کی طرف سے ہے۔ اسی بیعت کا نام بیعت الرضوان ہے۔ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بیعت کے کرنے والوں

کے حق میں فرمایا کہ ہم ان سے راضی ہوگئے۔ حضرت عثمانؓ کا حصہ اس بیعت میں سب سے زیادہ رہا۔ کیونکہ انہوں نے رسول ﷺ کے ہاتھ سے رسول ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

غزوہ تبوک

غزوہ تبوک میں سب سے بڑا کام حضرت عثمانؓ نے کیا اس غزوے کے زمانے میں مسلمانوں پر سخت افلاس طاری تھا۔ اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام جیش العسرۃ رکھا گیا تھا۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص اس لشکر کا سامان درست کردے۔ اس کو جنت ملے گی۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا! یارسول اللہ میں ایک سو اونٹ ساز و سامان سے درست کردوں گا۔ دوبارہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس لشکر کا سامان درست کردے گا۔ اس کو جنت ملے گی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے کھڑے ہوکر کہا۔ یارسول اللہ میں دو سو اونٹ دوں گا۔ تیسری مرتبہ پھر رسول خدا ﷺ نے ترغیب دی تو حضرت عثمانؓ پھر کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ میں تین سو اونٹ دوں گا۔ چوتھی مرتبہ پھر رسول خدا ﷺ نے فرمایا تو یہ اپنے گھر گئے اور ایک ہزار اشرفیاں لاکر رسول خدا ﷺ کے دامن میں ڈال دیں۔ آنحضرت ﷺ منبر پر کھڑے تھے۔ بیٹھ گئے اور ان اشرفیوں کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر ڈالتے تھے اور فرماتے تھے کہ: ''ماضر عثمان ماعمل بعد الیوم '' ترجمہ:...... ''یعنی آج کے بعد عثمانؓ جو چاہیں کریں کوئی کام ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

عدل وانصاف اور خوف کی یہ حالت تھی کہ ایک مرتبہ تنبیہاً آپ نے اپنے ایک غلام کا کان مروڑ دیا تھا تو اس سے فرمایا کہ تم مجھ سے قصاص لے لو تم بھی میرا کان مروڑ دو۔ اس نے حکم کی تعمیل کے لئے آپ کا کان اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا زور سے مروڑ۔ میں نے زور سے مروڑا تھا۔ دنیا میں قصاص کا ہو جانا آخرت کے قصاص سے بہتر ہے۔

حضرت ذوالنورینؓ کی خلافت

حضرت فاروق اعظمؓ جب اس دنیا سے رخصت ہونے لگے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ کسی کو اپنی جانشینی کے لئے نامزد کردیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ چھ شخص ہیں۔ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔ ان سے زیادہ کوئی مستحق خلافت نہیں۔ ان میں سے کسی کو منتخب کر لینا۔ مگر تین دن سے زیادہ انتخاب میں دیر نہ کرنا۔ چنانچہ حضرت فاروق اعظمؓ کے دفن کرنے کے بعد یہ چھ حضرات جمع ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے فرمایا کہ چھ میں سے تین کو سب اختیار دے دیئے جائیں۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنا اختیار حضرت علیؓ کو دے دیا۔ حضرت طلحہؓ نے کہا۔ میں نے حضرت عثمانؓ کو دیا۔ حضرت سعدؓ نے کہا میں نے اپنا اختیار حضرت عبدالرحمٰنؓ کو دیا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا۔ اچھا اب حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ میں سے جو اپنی خلافت نہ چاہتا ہو۔ انتخاب کا اختیار اسی کو دیا جائے۔ یہ سن کر حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ دونوں

خاموش رہے تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا کہ اچھا میں اپنے لئے خلافت نہیں چاہتا۔ لہذا میرے سپرد کردیجئے۔ میں آپ دونوں میں سے جو افضل ہوگا۔ اس کا انتخاب کردوں گا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو یہ اختیار دے دیا گیا اور ان کو تین دن کی مہلت دی گئی۔ حج کا موسم تھا۔ لوگ حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ آئے ہوئے تھے۔ لہذا علاوہ مدینہ کے دوسرے مقامات کے مسلمانوں کا اجتماع بھی اس وقت بہت زیادہ تھا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے خفیہ طور پر ہر مسلمان کی رائے لی وہ فرماتے ہیں کہ مجھے دو شخص ایسے نہ ملے جو حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر ترجیح دیتے ہوں۔ لہذا بغیر کسی نزاع و اختلاف کے حضرت عثمان بن عفانؓ کا انتخاب ہوگیا اور سب نے ان کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔

بارہ دن کم بارہ سال آپ نے خلافت کے فرائض انجام دیئے۔ اسلامی فتوحات کا سلسلہ بھی آپ کے عہد مبارک میں قائم رہا اور مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقیاں یوماً فیوماً بڑھتی رہیں۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت کی فتوحات

آپ کے عہد خلافت میں دو قسم کی فتوحات حاصل ہوئیں۔ اول یہ کہ بعض وہ ممالک جو حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانہ میں مفتوح ہوچکے تھے اور ان کے بعد باغی ہوگئے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں دوبارہ وہ ممالک پھر فتح کئے گئے۔ دوم یہ کہ جدید ممالک میں جہاد ہوئے اور وہ مقامات اسلام کے قبضے میں آئے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت

آپ کی شہادت بلحاظ اپنی مظلومیت اور مصیبت کے اور بلحاظ ان نتائج وفتن کے جو اس شہادت سے پیش آئے۔ اس امت میں سب سے پہلی اور بے نظیر شہادت ہے۔ مسلمان باہم متحد و متفق تھے اور سب کی متفقہ قوت کفر اور شعائر کفر کے فنا کرنے میں صرف ہورہی تھی اور برکات نبوت موجود تھیں۔ مگر حضرت عثمانؓ کا شہید ہونا تھا کہ وہ تمام برکات ان سے لے لی گئیں اور باہم اختلاف پیدا ہوگیا اور وہی تلوار جو کافروں کے قتل کے لئے تھی۔ آپس میں چلنے لگی۔ اس وقت سے آج تک پھر اگلا سا اتفاق اور اتحاد مسلمانوں کو نصیب نہیں ہوا۔ بلکہ روز بروز اختلاف و افتراق کا دائرہ وسیع ہی ہوتا گیا۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت اور اس شہادت کے نتائج رسول خدا ﷺ نے پہلے ہی بیان فرمادیئے تھے۔ جن احادیث میں یہ پیشنگوئیاں ہیں۔ وہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں۔ جن میں چند روایات حسب ذیل ہیں:

۱...... عشرہ مبشرہ والی حدیث میں جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی صاف منقول ہے کہ جب حضرت عثمانؓ کی باری آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو خوشخبری جنت کی سنادو۔ اس مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی۔

۲...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا اور حضرت عثمانؓ کی

طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس فتنے میں ظلماً قتل کئے جائیں گے۔(ترمذی)

۳...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمانؓ! اللہ تم کو ایک قمیض پہنائے گا۔ اگر لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تم نہ اتارنا۔

۴...... حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر کر کے ایک نقاب پوش آدمی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمانؓ تھے۔ میں ان کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے لے گیا کہ آپ ﷺ نے انہیں کے متعلق فرمایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ہاں۔(ابن ماجہ)

۵...... حضرت خدیجہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ قیامت نہ قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو گے اور آپس میں خونریزی کرو گے اور دنیا کے وارث بدترین لوگ رہ جائیں گے۔(ترمذی)

۶...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی چکی ۳۵ سال کے بعد اپنی جگہ سے ہٹ جائے گی۔(مستدرک حاکم)

☆...... حضرت عثمانؓ کی شہادت ٹھیک ۳۵ھ میں ہوئی۔

۷...... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی تلوار میان میں رہے گی۔ جب تک کہ عثمانؓ زندہ ہیں اور جس وقت عثمانؓ شہید کر دیئے جائیں گے۔ وہ تلوار میان سے نکال لی جائے گی اور پھر قیامت تک میان میں نہ جاسکے گی۔(تاریخ الخلفاء)

المختصر اس مضمون کی روایات بہت ہیں۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ تو ایک طول طویل بیان کو چاہتا ہے۔ مگر خلاصہ یہ ہے کہ آپ کی خلافت کے آخری دنوں میں کچھ لوگوں کو آپ سے اختلاف پیدا ہوا اور وہ اختلاف بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچا کہ بغاوت رونما ہوئی اور باغیوں نے آپ کا محاصرہ کیا۔ آپ پر پانی بند کیا اور اس طرح مظلومیت کے ساتھ آپ کو شہید کر دیا۔

ابتداء یوں ہوئی کہ رسول خدا ﷺ کی انگشتری مبارک جو حضور ﷺ کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے ہاتھ میں رہی اور ان کے بعد حضرت فاروق اعظمؓ کے ہاتھ میں رہی۔ ان کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں آئی۔ ایک روز حضرت عثمانؓ اریس نامی کنویں پر بیٹھے ہوئے تھے اور انگوٹھی ہاتھ میں تھی۔ ہاتھ سے اس کنویں میں گر پڑی۔ تین روز تک وہ انگوٹھی تلاش کی گئی۔ تمام پانی کنویں کا نکالا گیا۔ اس کی بالو دیکھی گئی مگر کہیں انگوٹھی کا پتہ نہ ملا۔ اس انگوٹھی کا گم ہونا تھا کہ سارا نظام درہم برہم ہوگیا اور حضرت عثمانؓ پر نکتہ چینیاں شروع ہوگئیں۔

سب سے بڑا اعتراض آپ پر یہ تھا کہ آپ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو بڑے بڑے عہدوں پر مقرر کر رکھا ہے۔ اسی قسم کے اور اعتراضات بھی آپ پر کئے گئے۔ مگر کوئی اعتراض بھی ایسا نہ تھا جو شرعی طور پر قابل گرفت

ہو سکے۔ تفصیلی جوابات ان اعتراضوں کے ازالۃ الخفاء میں مذکور ہیں۔ اور سیدھی بات یہ ہے کہ ایک صحابی رسول جو مہاجرین کی جماعت میں سے ہو۔ جس کی تعریف قرآن شریف میں ہے۔ جس کو رسول خدا ﷺ نے متعدد بار جنت کی بشارت دی ہو۔ جس کے لئے فرمایا کہ یہ ظلماً شہید ہوگا اور یہ اس دن حق پر ہوگا۔ اس کے لئے یہ ذرا ذرا سی باتیں جو کسی طرح شرعاً عدم جواز کی حد میں نہیں آتیں۔ ہرگز قابل گرفت نہیں ہو سکتیں۔

بہرکیف حضرت عثمانؓ پر یہ اعتراضات شروع ہوئے۔ اسی سلسلے میں حاکم مصر عبداللہ بن سرحؓ کی شکایت آئی کہ وہ بہت ظلم کرتا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے اس کو ایک فرمان تہدید آمیز بھیجا۔ مگر انہوں نے بجائے اس کے کہ اس فرمان پر عمل کرتے۔ ان شکایات کرنے والوں کو پیٹا۔ یہاں تک کہ ان میں ایک آدمی مر بھی گیا۔ پھر تو سات سو آدمی مصر سے آئے اور مسجد نبوی میں صحابہ کرامؓ سے انہوں نے اپنے مظالم کی داستان بیان کی۔ حضرت طلحہؓ، حضرت علیؓ، ام المومنین حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ سے اس کے متعلق بہت کچھ کہا۔ حضرت عثمانؓ نے یہ سن کر عبداللہ بن ابی سرح کو حکومت مصر سے معزول کر دیا اور اہل مصر سے دریافت کیا کہ تم کس کو اپنا حاکم پسند کرتے ہو۔ سب نے محمد بن ابی بکر کو تجویز کیا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ نے ان کے لئے فرمان لکھ دیا اور مہاجرین وانصار کی ایک جماعت کو ان کے ساتھ کیا کہ مصر پہنچ کر عبداللہ بن ابی سرح کے معاملے میں تحقیقات کریں۔ یہ سب لوگ بجانب مصر روانہ ہو گئے۔ تین منزلیں طے کر چکے تھے۔ چوتھی منزل میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک حبشی غلام ایک اونٹ پر سوار چلا آ رہا ہے اور اس کی حالت ایسی ہے جیسے کوئی بھاگا ہوا ہو یا کسی کی تلاش میں ہو۔ ان لوگوں نے اس غلام سے پوچھا کہ تو کہاں جا رہا ہے؟۔ اس نے کہا کہ امیر المومنین نے مجھے حاکم مصر کے پاس بھیجا ہے۔ لوگوں نے کہا حاکم مصر تو یہ محمد بن ابی بکر یہاں موجود ہیں۔ اس نے کہا۔ میں ان کے پاس نہیں بھیجا گیا ہوں۔ یہ سن کر محمد بن ابی بکر نے اس کو گرفتار کر لیا۔ اس سے پوچھا کہ تو کس کا غلام ہے تو کبھی وہ کہتا تھا کہ امیر المومنین کا غلام ہوں اور کبھی کہتا تھا کہ مروان کا غلام ہوں۔ اس سے دریافت کیا گیا تیرے پاس کوئی تحریر ہے تو اس نے انکار کیا۔ مگر تلاشی لی گئی تو ایک خط اس کے پاس سے برآمد ہوا۔ وہ خط کھولا گیا تو حضرت عثمانؓ کی طرف سے عبداللہ بن ابی سرح کے نام یہ مضمون تھا کہ محمد بن ابی بکر اور ان کے ساتھ جو لوگ آ رہے ہیں۔ ان کو کسی حیلے سے قتل کر دو اور جو تحریر میری ان کے پاس ہے۔ اس پر عمل نہ کرو۔ بدستور تم حکومت مصر پر قائم رہو اور جو لوگ میرے پاس تمہاری شکایات لے کر آنا چاہیں۔ ان کو میرے پاس مت آنے دو اور میرے حکم ثانی کا انتظار کرو۔

اس خط کو دیکھ کر محمد بن ابی بکر اور ان کے ساتھیوں کو غیظ وغضب کی کچھ انتہا نہ رہی۔ سب لوگ مدینہ واپس آ گئے اور حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت علیؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کو جمع کر کے وہ خط سب کے سامنے پیش کیا۔ اس خط کو دیکھ کر سب کو نہایت رنج ہوا اور حضرت علیؓ اور ان کے ساتھی صحابہ کرامؓ اس خط کو مع اس غلام اور اس اونٹ کو لے کر حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ یہ غلام آپ کا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا ہاں! پوچھا یہ اونٹ آپ کا

ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا ہاں! پوچھا اس خط پر یہ مہر آپ کی ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا ہاں! پھر خط پڑھ کر سنایا کہ یہ مضمون آپ نے لکھوایا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے قسم کھا کر فرمایا کہ نہیں۔ تمام صحابہ کرامؓ نے ان کی قسم پر یقین کیا اور فرمایا کہ عثمانؓ جھوٹی قسم نہیں کھا سکتے۔ خط پہچانا گیا تو معلوم ہوا کہ مروان کا لکھا ہوا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ مروان کو ہمارے حوالے کیجئے تا کہ ہم اس معاملہ کی تحقیقات کریں۔ مگر حضرت عثمانؓ نے یہ مناسب نہ سمجھا۔ ان کی مروت نے یہ گوارا نہ کیا کہ مروان کو اپنے اختیار سے ایذاء پہنچائیں۔ غالباً وہ اس کے بعد مناسب تدبیر سے مروان کو علیحدہ کر دیتے۔ مگر صحابہ کرامؓ تو جا کر اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اور اہل مصر نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور ان پر پانی بند کر دیا۔ جب حضرت علیؓ کو یہ خبر ملی تو ایک مرتبہ انہوں نے تھوڑا سا پانی بھیجا جو بمشکل تمام حضرت عثمانؓ تک پہنچا اور کئی آدمی پانی لے جانے کی وجہ سے زخمی ہوئے۔ حضرت علیؓ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم صرف یہ چاہتے تھے کہ مروان کو ہمارے حوالے کر دیا جائے۔ لیکن حضرت عثمانؓ کا قتل کرنا اس کو ہم کسی طرح گوارا نہیں کر سکتے۔ اور حضرات حسنینؓ کو حکم دیا کہ تم دونوں تلوار لے کر عثمانؓ کے دروازے پر کھڑے رہو۔ کسی کو اندر نہ جانے دو۔ حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ اور چند دوسرے صحابہ کرامؓ نے بھی اپنے صاحبزادوں کو حفاظت کے لئے بھیج دیا۔ بلوائیوں نے تیراندازی شروع کی۔ ایک تیر تو مروان کے لگا۔ باقی تیر حفاظت کرنے والوں کے لگے۔ حضرت امام حسنؓ خون میں نہا گئے۔ محمد بن طلحہ بھی زخمی ہوئے۔ حضرت علیؓ کے غلام قنبرؓ کے بھی زخم لگا۔ یہ حال دیکھ کر لوگوں سے محمد بن ابی بکرؓ نے کہا یہ بات اچھی نہ ہوئی۔ اندیشہ ہے کہ بنی ہاشم ہمارے مقابلہ پر آ جائیں گے۔ لہذا اب جلدی سے میرے ساتھ چلے آؤ۔ پشت کی دیوار سے پھاند چلیں اور عثمانؓ کو قتل کر دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ دو شخص ان کے ہمراہ پشت کی دیوار سے مکان کے اندر پھاندے۔ سب سے پہلے محمد بن ابی بکر حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اور آپ کی ریش مبارک پکڑ لی۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اے محمد! اگر تمہارے والد حضرت صدیق اکبرؓ تم کو میرے ساتھ یہ برتاؤ کرتے ہوئے دیکھتے تو خدا کی قسم ان کو بڑا رنج ہوتا۔ یہ سن کر محمد بن ابی بکر کے ہاتھوں میں لرزہ پڑ گیا اور فوراً وہ پیچھے ہٹ گئے۔ مگر وہ دونوں شخص جوان کے ساتھ تھے۔ انہوں نے امیر المومنین کو ذبح کر دیا۔ ان کی بی بی صاحبہ حضرت نائلہؓ نے بہت شور کیا۔ مگر ان کی آواز باہر تک نہیں جا سکی۔ آخر کوٹھے پر چڑھ کر انہوں نے آواز دی کہ اے لوگو! امیر المومنین شہید ہو گئے۔

یہ آواز سن کر لوگ اندر گئے تو دیکھا کہ آپ شہید ہو گئے اور قاتل پشت کی دیوار کو پھاند کر بھاگ گئے۔

حضرت علی المرتضیٰؓ آئے اور انہوں نے اپنے دونوں صاحبزادوں کو مارا کہ تم دونوں دروازے پر کھڑے رہے اور امیر المومنین شہید ہو گئے۔ حسنینؓ نے کہا کہ ہم کیا کر سکتے تھے۔ قاتل دروازے سے نہیں گئے۔ بلکہ مکان کی پشت سے گھر کے اندر داخل ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

جس وقت حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے۔ اس وقت تلاوت قرآن پاک میں مشغول تھے۔ ان کا خون جو بہا تو قرآن مجید کی اس آیت پر گرا: ’’فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم ‘‘ وہ قرآن مجید اب تک مدینہ منورہ میں محفوظ

ہے۔ سلاطین عثمانیہ پر جب کوئی ایسی ہی مصیبت آتی تھی تو وہ قرآن مجید نکال کر پڑھا جاتا تھا اور اس کی برکت سے وہ مصیبت دفع ہوجاتی تھی۔

شہادت سے کچھ پہلے حضرت عثمانؓ بالا خانے پر تشریف لائے اور چند صحابہ کرامؓ کو آپ نے پکارا۔ وہ لوگ بلا دیئے گئے۔ آپ نے بطور اتمام حجت کے چند احادیث رسول خداﷺ کی جو آپ کے فضائل کے متعلق تھیں پڑھیں اور صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ یہ حدیثیں رسول خداﷺ سے آپ لوگوں نے بھی سنی ہیں یا نہیں؟۔ سب نے تصدیق کی۔ اس کے بعد انصار نے کہا کہ اے امیرالمومنین آپ کی مظلومیت اب انتہا کو پہنچ گئی۔ ہم سے نہیں دیکھی جاتی۔ اگر آپ حکم دیں تو ان باغیوں کو ہم ابھی تہ تیغ کر دیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میرے حکم سے کسی لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کا خون بہایا جائے۔ لوگوں نے کہا۔ پھر آپ خلافت سے دست بردار ہوجایئے۔ آپ نے فرمایا میں یہ بھی نہیں کرسکتا۔ اس لئے کہ رسول خداﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عثمانؓ! اللہ تم کو ایک قمیض پہنائے گا۔ لوگ اسے اتارنا چاہیں گے۔ اگر تم نے لوگوں کے کہنے سے اتار دیا تو جنت کی خوشبو تم کو نصیب نہ ہوگی۔ لہذا میں اس پر قائم رہوں گا۔ لوگوں نے کہا پھر اس ظلم سے آپ کو کیسے نجات ملے۔ آپ نے کہا اب نجات کا وقت قریب ہے۔ آج میں نے رسول خداﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپﷺ فرمارہے ہیں کہ اے عثمانؓ! آج افطار ہمارے ساتھ کرنا۔ چنانچہ آج میں نے روزہ رکھا ہے اور انشاء اللہ! میں افطار کے وقت رسول خداﷺ کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے کے بعد وہ لوگ دوڑتے ہوئے حضرت علیؓ کے پاس گئے۔ اور کہا کہ ہم آپ کو خلیفہ بناتے ہیں۔ آپ ہم سے بیعت لیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ کام تمہارا نہیں ہے۔ اہل بدر جس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ وہ خلیفہ ہوگا۔ چنانچہ وہ لوگ اصحاب بدر کو بلا لائے۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ اب آپ سے زیادہ کوئی مستحق خلافت نہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ حضرت عثمانؓ شہید کردیئے گئے۔ ابھی دفن بھی نہیں ہوئے ہیں کہ میں بیعت لے لوں۔ آپ کے اس فرمانے سے لوگوں نے دفن کی اجازت دی۔ اس کے بعد حضرت علیؓ کے دست مبارک پر بیعت شروع ہوئی۔

(بشکریہ ماہنامہ مناقب)

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر...... اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر!

تبدیلی ٹیلی فون نمبرز

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے ٹیلی فون نمبرز تبدیل ہوچکے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں:

ٹیلی فون نمبر: 061-4514122 فیکس نمبر: 061-4542277

مولانا اللہ وسایا

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ پر حکومتی اعتراضات

جائزہ اور تازہ ترین صورت حال!

گورنمنٹ پاکستان نے کمپیوٹرائز ریڈ ایبل پاسپورٹ جاری کرنے شروع کئے۔ معلوم ہوا کہ ان سے مذہب کا خانہ نکال دیا گیا ہے۔ یہ سنتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک کی اہم دینی شخصیات سے رابطے کئے۔ مجلس کے مبلغین کا ہنگامی چارروزہ اجلاس ملتان میں طلب کیا۔ ۲۵/نومبر کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ لاہور' اسلام آباد' کراچی' کوئٹہ' گوجرانوالہ اور ملتان میں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شریک دینی جماعتوں' شخصیات اور نمائندگان کے مشاورتی اجلاس طلب کئے گئے اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ اس افسوسناک حکومتی کاروائی پر پورے ملک میں شدید ردعمل پایا جاتا ہے۔ متحدہ مجلس عمل کی سپریم کونسل نے اسے اپنی جدوجہد کا حصہ بنایا ہے۔ ملک بھر کے اخبارات میں خبریں' مراسلے اور مضامین شائع ہوئے اور بعض قومی اخبارات نے اس پر ادارتی نوٹ تحریر کئے۔ صدر پاکستان' وزیراعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ کے نام خطوط' ٹیلی گرام' عرضداشتیں ہزاروں کی تعداد میں بذریعہ فیکس اور ڈاک ارسال کی گئیں۔ قومی اسمبلی میں تحریک التواء جمع کرائی گئی۔ ۲/دسمبر کو سینٹ کے اجلاس میں متحدہ مجلس عمل کے ممبران پوائنٹ آف آرڈر پر اس کو زیر بحث لائے۔ وزیر داخلہ ڈاکٹر وسیم شہزاد نے جواب میں بعض تیز وترش باتیں کہیں جو انتہائی اشتعال انگیز تیز وتند تھیں۔ ترتیب وار ان کا جائزہ پیش خدمت ہے:

ا ...... مثلاً اگر مذہب کا خانہ حذف ہوا تو اس سے کونسی قیامت آگئی؟۔

وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد سے کوئی اللہ کا بندہ دریافت کرے کہ برصغیر میں تحریک ختم نبوت اور قادیانیوں کے خلاف ڈیڑھ سو سالہ جدوجہد پر آپ کی نظر نہیں ہے یا آپ اس سے بے خبر ہیں۔ اگر واقف ہیں تو اس سے متعلق اس طرح کے ریمارکس شدید توہین آمیز ہیں۔ ہاں! اس کے کوئی اپنے آقایان یا ولی نعمت کو خوش کرنا چاہتے ہوں تو وہ کسی اور مسئلہ کو موضوع سخن بنا کر اپنی اس مجبوری کو پورا کرلیں۔ لیکن اگر وہ قیامت قبل از وقت دیکھنے کے خواہش مند ہوں تو ایک واقعہ کو بڑے ادب سے ان حضرات کی خدمت میں گزارش کیا جاسکتا ہے۔ کہ:

''امت مسلمہ کی مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد جس کے نتیجہ میں مسلم ووٹر فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل ہوا تھا جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ریٹائرڈ جسٹس مولوی مشتاق صاحب چیف الیکشن کمشنر نے تبدیل کر کے مسئلہ ختم نبوت کے خلاف سازش کی تھی۔ یہ صاحب جب فوت ہوئے اور ان کا جنازہ لاکر نماز پڑھنے کے لئے ایک درخت کے نیچے رکھا گیا تو درخت سے شہد کی مکھیوں کے پورے چھتہ نے اڑ کر ان کی لاش پر اس

طرح حملہ کر دیا کہ ایک انچ کفن کی سفیدی بھی نظر نہ آتی تھی۔ تمام حاضرین جنازہ کو بے خانماں چھوڑ کر دور جا کر استغفار کرتے رہے۔ تمام حاضرین دم بخود تھے کہ کیا ماجرا ہوا؟۔ کافی دیر بعد ایک ساتھ مکھیوں کا لشکر جرار واپس چلا گیا اور ایک مکھی تک نہ رہی۔"

مسئلہ ختم نبوت کے جس پہلو کو اب نظرانداز کیا گیا ہے ماضی قریب میں نظرانداز کرنے والے کو دنیا میں قیامت تو نہیں البتہ قیامت کا منظر دکھا دیا گیا ہے۔ ویسے اگر توجہ کی جائے تو پچیس سال سے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود تھا۔ کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم سوال کریں کہ ایسی کونسی قیامت آ گئی تھی جس کی وجہ سے اسے حذف کیا گیا؟۔

۲...... وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے یہ بھی فرمایا کہ سعودی عرب کے پاسپورٹ پر مذہب کا خانہ نہیں۔ اس اللہ کے بندہ کو کون سمجھائے کہ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ قادیانی حرمین شریفین پر نہ جا سکیں۔ سعودی نیشنیلٹی رکھنے والوں کو اندرون ملک پاسپورٹ کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے شناختی کارڈ یا اقامہ کارڈ کی ضرورت ہوتی ہے تو ان دونوں میں سعودی عرب نے مذہب کا خانہ اتنا واضح رکھا ہوا کہ کمزور نظر والے کو بھی نظر آ جاتا ہے۔

۳...... وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد کا کہنا ہے کہ ملائشیا اور انڈونیشیا کے پاسپورٹوں پر مذہب کا خانہ نہیں تو جناب وسیم شہزاد صاحب! قادیانیت کا فتنہ ان ممالک کا نہیں پاکستان کا ہے۔ طویل جدوجہد کے بعد پاکستان میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس کے منطقی نتیجہ میں پاکستان میں پچیس سال سے مذہب کا خانہ موجود تھا۔ ہاں! پاکستان یا انڈیا سے قادیانی فتنہ وہاں معدودے چند پہنچا۔ اس کے لئے بھی دنیا بھر کے سعودی سفارت خانہ میں سے کسی کو اطلاع ہو جائے کہ یہ شخص قادیانی ہے خواہ وہ امریکہ، برطانیہ اور جرمنی کا کیوں نہ ہو اس کو حرمین شریفین کا ویزا نہیں ملتا۔ بایں ہمہ کوئی قادیانی چھپ چھپا کر چلا جائے اور سعوی حکومت کو پتہ چل جائے یا پروف مل جائے تو وہ اسے گرفتار کرتے ہیں اور ملک بدر کر دیتے ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اسلامی جمہوری مملکت اسلام اور ختم نبوت کی جنگ خود لڑتی اور ان قادیانی کفار کو نص قرآنی کے مطابق حرمین شریفین نہ جانے دیا جاتا۔ کہیں قادیانی ایسی حرکت کرتے تو اسلامی جمہوری مملکت کے سفارت خانے اسے اپنا کام سمجھ کر اور دین وملک کی قانونی جنگ سمجھ کر لڑتے۔ ان کا دنیا بھر سے حرمین شریفین کے لئے سفر رکوایا جاتا۔ الٹا اپنے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کر کے ان کفار کو حرمین شریفین جانے کا موقع فراہم کر دیا گیا ہے۔ کم از کم اپنے آئین میں درج اپنے ملک کے نام کی لاج ہی رکھ لی جاتی۔

۴...... وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے فرمایا کہ پاسپورٹ مشین زیادہ خانے قبول نہیں کرتی۔ صاحب! ٹھیک ہوگا۔ لیکن سب سے کمزور وبے کار خانہ آپ کو اسلام اور مذہب کا نظر آیا؟۔ قیمتی ہیرے کو بے کار پتھر سمجھ کر نکالنے میں اتنی عجلت آخر کیوں؟۔

۵...... وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے فرمایا کہ پاسپورٹ انٹرنیشنل لیول کا بنوایا جارہا ہے تو ان سے

عرض ہے کہ انٹرنیشنل لیول پر پورا اترنے کے لئے آج مذہب کے خانہ کو حذف کیا گیا ہے تو کل انٹرنیشنل لیول پر پورا اترنے کے لئے ہمارے مسلمان ہونے پر اعتراض ہوا تو کیا ہم مسلمان ہونے سے بھی دستبردار ہو جائیں گے؟۔ جناب وسیم شہزاد صاحب! ایک مسیح دنیا بھر میں علی الاعلان اپنے آپ کو مسیح کہتا ہے' ایک ہندو' یہودی اور سکھ اپنے آپ کو ببانگ دہل واضح طور پر وہی کہتے ہیں جو ہیں۔ ہم اپنے مذہب کے اظہار سے کیوں گھبرائیں؟۔ ابھی چند روز ہوئے ہیں کہ پاکستان کے معروف دانشور جناب عطاء الحق قاسمی کا کالم شائع ہوا ہے کہ امریکہ میں محمد نام والے کو امریکی ایمیگریشن کا محکمہ زیادہ سوالات کا نشانہ بناتا ہے۔ کیا صاحب! اب ہم محمد عربی ﷺ کے نام مبارک کا لاحقہ بھی اپنے ناموں سے حذف کر دیں گے؟۔ دنیا بھر میں واحد قادیانی غیر مسلم ایسا گروہ ہے کہ غیر مسلم ہونے کے باوجود بطور مسلم کے اپنا تعارف کراتا ہے جو شرع محمدی اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے۔ ان کے حرمین شریفین میں داخلہ کا قانونی جواز تلاش کرنے کے لئے حکومت گنجائش کیوں نکال رہی ہے؟۔

۵...... وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے فرمایا کہ ہم مذہب کی مہر لگا دیں گے جو چاہے لگوا لے۔ لیکن ان سے استدعا ہے کہ جن قادیانی شاطر دماغوں نے یہ حذف کرایا ہے کیا وہ مہر لگوانے آئیں گے؟۔

۶...... وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے پھر فرمایا کہ مہر بنوا کر لگوا رہے ہیں۔ اس کی ساری حقیقت اتنی ہے کہ جس صفحہ پر چاہیں گے لگا دیں گے۔ اصل صفحہ جس پر پاسپورٹ ہولڈر کے تمام کوائف ہیں اس پر ایک مہر بھی نہیں لگی۔ کیوں خلاف واقعہ بات تک کرنے میں بے باکی کا مظاہرہ ہو رہا ہے؟۔

۷...... وزیر مملکت ڈاکٹر وسیم شہزاد نے پھر فرمایا کہ سوفٹ ویئر میں تبدیلی کر رہے ہیں۔ بتدریج ہوگی۔ پندرہ منٹ کا کام اس پر کتنا وقت لگے گا۔

صورت حال:

قارئین واسلامیان ملک' شیدایان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ ۴/ دسمبر بروز ہفتہ دفتر پاسپورٹ بند ہونے تک ایک لاکھ کے لگ بھگ بغیر خانہ مذہب کے پاسپورٹ چھپ چکے تھے۔ آج ان سطور کے لکھتے وقت ۶/ دسمبر شام تک تمام پاسپورٹ بغیر خانہ مذہب کے شائع ہوئے ہیں۔

ریڈ ایبل کمپیوٹرائز پاسپورٹ کے لئے بغیر خانہ مذہب کے جو ڈیزائننگ کی گئی تھی وہی چل رہی ہے۔ نہ نئی ڈیزائننگ ہوئی ہے' نہ اس کے لئے کوئی نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے' نہ نیا ورک آرڈر جاری ہوا ہے۔ صرف زبانی کلامی سکرٹری داخلہ نے ڈی جی پاسپورٹ کو کچھ کہا۔ انہوں نے کچھ زبانی کلامی آگے سٹاف کو کہہ دیا۔ جسے چاہا مہر لگا دی گئی۔ یہ سب چل چلاؤ' ڈنگ ٹپاؤ والی پالیسی ہے اور کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہمارے اس ضمن میں مطالبات یہ ہیں:

۱...... کمپیوٹرائز پاسپورٹ میں جس صفحہ پر پاسپورٹ ہولڈر کے تمام کوائف ہوتے ہیں جسے دنیا بھر کا امیگریشن کا عملہ چیک کرتا ہے' جہاں پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ پہلے سے موجود تھا وہاں مذہب کا خانہ

اسی صفحہ پر بحال کیا جائے۔

۲...... بغیر خانہ مذہب کے جو پاسپورٹ جاری ہوئے یا چھپ چکے ہیں ان کو کینسل کیا جائے۔

۳...... جن قوتوں نے یہ کھیل کھیلا ہے ان سے اس نقصان کی نہ صرف ریکوری کی جائے۔ بلکہ انہیں قرار واقعی سزا بھی دی جائے۔ تاکہ آئے روز مسئلہ ختم نبوت سے متعلق کھیلا جانے والا یہ کھیل ہمیشہ کے لئے ختم ہو اور آئندہ کسی طالع آزما کو اس کی جرات نہ ہو۔

ان مطالبات میں سے کسی ایک مطالبہ پر ذرہ برابر پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ صاف جھوٹ بولا جارہا ہے اور غلط معلومات دے کر دھوکہ دہی کی جارہی ہے۔ شیدایان ختم نبوت اور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شریک تمام جماعتوں سے وابستہ افراد واداروں کے ایک ایک کارکن سے استدعا ہے کہ وہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ امید ہے کہ ان سطور کی اشاعت تک ہم دینی جماعتوں کا سربراہی اجلاس منعقد کرنے کی تاریخ مقرر کر دیں گے۔ آپ احتجاج جاری رکھیں۔ حتمی لائحہ عمل کا انتظار فرمائیں۔ خیر مقدم' اظہار تشکر سب غلط فہمیاں اور حکومتی اعلان سب سراب ہیں۔ انہیں خاطر میں نہ لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حامی و ناصر ہوں۔

تفہیم المتوسطہ

سیرت رسول | اردو | سائنس | معاشرتی علوم | ریاضی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے متوسطہ سال سوم کیلئے مجوزہ نصاب میں سے سیرت رسول، اردو، سائنس، معاشرتی علوم اور ریاضی کی تلخیص کی گئی ہے اور ان کی تمارین کو بہتر انداز میں حل کیا گیا ہے، جو متوسطہ کے طلباء کیلئے امتحان میں یقیناً ممد و معاون ثابت ہوگی

مؤلف: محمد شاہد شہام

ملنے کا پتہ: شعبہ (تصنیف وتالیف) مدرسہ عربیہ رحمانیہ جلالپور پیروالا ضلع ملتان فون: 210472

ضروری اعلان

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جلد کی تبدیلی کے بعد جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے اور انہیں ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جاچکا ہے۔ لیکن تاحال چندہ ارسال نہیں کیا گیا۔ براہ کرام! چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ ادارہ

مولانا عبدالرحیمؒ

شورِ قیامت کیوں برپا نہیں ہوتا؟......!

صبت علی مصائب لوانها

صبت علی الایام صرن لیالها

میں یہ سطور 8 جون کو نہیں لکھ رہا جب قدس پر‘ مسجد عمرؓ پر‘ صحرائے سینا پر‘ سویز کنارے پر اور مصر وشرق اردن کے بہترین اسلحہ پر‘ اسرائیل نے قبضہ کیا ہی تھا اور اس سے پورے عالم اسلام پر موت کا سا سکوت نہیں۔ بلکہ زلزلۃ الساعۃ قسم کا ہولناک بھونچال کے دوران کا سا شور تھا اور چاروں طرف آہ و بکا‘ نالہ وشیون اور ہچکیوں وسسکیوں کا سماں تھا۔

یہ حرف اس وقت ذہن قلم سے صفحۂ قرطاس پر مرتسم نہیں ہو رہے۔ جب میرے مصری اور اردنی بھائیوں کی لاشیں تڑپ رہی تھیں اور 70 کروڑ اسلامیان عالم انہیں سر کی نہیں دل کی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور ان آنکھوں سے خون کے آنسو صحرائے سینائی اور مسجد عمرؓ ‘بیت المقدس کے محافظوں کے خون میں شامل ہو کر فتنہ تاتار میں ذبح ہونے والے مسلمانوں کے خون کے فواروں کا حشر خیز منظر پیش کر رہے تھے۔

مسجد	اقصیٰ	کے	صحن	پاک	میں
قوت	باطل	کے	جھنڈے	گڑ	گئے
قبلہ	اول	پہ	قابض	ہیں	یہود
سجدہ	اول	کے	لالے	پڑ	گئے

قبرص کے مسلمانوں کی کسمپرسی‘ اریٹیریا کے مسلمانوں کے قتل عام‘ نائیجیریا پر استبدادی قوتوں کے ہجوم‘ انڈونیشیا کے مسلمانوں کی باہمی خونریزی‘ جموں کشمیر میں مسلم خون کی ہولی‘ یہود کے مقبوضہ علاقوں میں عرب مسلمانوں پر یہودی استبداد کی مطلق العنانی‘ بھارت کے مسلمانوں کی زبوں حالی اور دنیا کے دوسرے خطوں میں مسلمانوں کی تڑپتی لاشیں۔ ہاں! یہ سب کچھ اس قابل ہے کہ اس پر خوب خوب رویا جائے اور جب دل کی دنیا ان حوادث سے اجڑ جائے۔ لیکن نہیں اس سے کہیں زیادہ ہولناک ان سب سے زیادہ کئی ہزار گنا موجب اضطراب یہ صورت حال ہے کہ:

پچھلے تین چار برسوں سے عیسائیوں اور یہودیوں نے گزشتہ ایک سو سال میں اشتراکیوں نے مسلمانوں

کے ذہنوں اور دلوں پر ملحدانہ افکار ونظریات کے اسلحہ سے مسلح ہوکر جو حملہ کیا تھا۔ اس نے نوتعلیم یافتہ مسلمانوں کے دلوں میں سے اس اللہ پر یقین اور اس کی صفات پر سے اعتماد ختم کر دیا۔ جس اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا سے صحیح وسلامت پار لگا دیا تھا اور فرعون کو اسی دریا میں غرق کر دیا تھا۔ جس اللہ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کے بھڑکائے ہوئے آگ کے الاؤ میں سے صحیح وسالم نکالا اور نمرود کو اپنی ادنیٰ ترین مخلوق سے بصد ہزار ذلت ورسوائی موت کے گھاٹ اتارا۔ وہی اللہ جس نے یہود کے استبداد سے اپنے مقبول بندے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو نجات دلا کر آسمانوں پر اٹھالیا اور یہود کو ذلت ورسوائی کی نہ ختم ہونے والی لعنت میں گرفتار کر دیا۔ ہاں! مغربی علوم وافکار نے آج کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کے دلوں کو اس اللہ پر اعتماد سے محروم کر دیا ہے۔ جس نے بدر وحنین' احد وتبوک' یرموک وقادسیہ' سندھ وافریقہ کے صحراؤں میں کمزور' کم تعداد' محروم اسلحہ مسلمانوں کو ان سے کئی گنا زیادہ تعداد اور کئی سو گنا زیادہ اسلحہ سے مسلح عیسائیوں' مشرکوں' یہودیوں اور بت پرستوں پر محض اس وجہ سے فتح عطا فرمائی کہ مسلمانوں کے قلوب توحید کے تصور سے آراستہ اور ان کے اذہان صفات الٰہیہ پر یقین واعتماد سے منقش تھے۔

ایمان' یقین اور توکل واعتماد کی اس دولت کے چھن جانے سے یہ امت اپنی ان خصوصیات سے محروم ہوگئی جن کی بناء پر یہ ملت آسمانی فیصلوں کو بدلنے اور ان کے نتائج کو بروئے کار آنے سے روکنے کی سکت اور استعداد دنیا کے کسی عظیم سے عظیم تر قوت میں موجود نہ تھی۔

اسلامیان عالم کی متعد بہ تعداد اور وہ بھی علم وہنر سے آراستہ اہم تعداد کا ایمان ویقین سے محروم ہو جانا یہ المیہ اس قدر ہولناک تھا کہ اسے برداشت کرنا ہی ممکن نہ تھا کہ اس ملت نے بحیثیت مجموعی ہلاکت وبربادی کا یہ راستہ بھی اپنے لئے منتخب کر لیا کہ اس کی ذہین نسل عیسائیوں' یہودیوں اور اشتراکیوں کی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کرے جو اس امت' اس کے دین' اس کے اللہ' اس کے رسول ﷺ اور اس کے ملی وجود کے کھلے دشمن تھے اور ہیں اور جن کی تمام تر مکارانہ وابلیسانہ تدبیروں کا ہدف ازل تا ایں دم یہی امت ہے۔ ہماری ذہین اور جدید نسل تمام ممالک میں جن تعلیم گاہوں میں طفولیت سے جوانی تک کی عمر گزارتی ہے ان کا انتظام تعلیم' طریق تربیت اور یہاں بننے والے اخلاق اعمال بھی مغربی تہذیب کے مادہ پرستانہ اور صرف دنیا کو اپنا ملجأ وماویٰ سمجھنے کے تصور پر مبنی ہیں۔ لیکن اگر یہاں سے تعلیم پانے کے باوجود ہمارے نوجوانوں میں دین' اخلاق' اسلامی ملی روایات اور اسلامی زندگی کے کچھ اثرات باقی رہ جاتے ہیں تو اس نسل کا جو سب سے زیادہ ذہین حصہ تعلیم اور ملازمت کے میدان میں آگے بڑھتا ہے اسے امریکہ' روس' جرمنی' برطانیہ' فرانس اور دوسرے کافر ممالک اچک کر لے جاتے ہیں اور یہ پیرس' لندن' جنیوا' سٹالن گراڈ' نیویارک اور ان دوسرے شہروں میں اعلیٰ تعلیم وتربیت کے لئے چلے جاتے ہیں۔ جہاں بچے کھچے اسلام اور اسلامی اخلاق وآداب کو ان کے قلوب واذہان سے کھرچ لیا جاتا ہے اور انہیں سرتا قدم ملحدانہ یا کم از کم لادینی

نظریات کا علمبردار بنانے کی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہے اور جب یہ سند وتمغہ یافتہ فوج اپنے اپنے ملکوں میں حاکم اور افسر کی حیثیت سے واپس لوٹتی ہے تو وہ انتہائی اخلاص کے ساتھ اس جہاد میں مصروف ہو جاتی ہے کہ اپنے پسماندہ ممالک کو مشرق ومغرب کے ترقی یافتہ ملکوں کے ہم پایہ بنانے اور اپنی جاہل ونیم خواندہ قوم کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے اور اپنے ذلیل وزبوں حال معاشرے کو تہذیب جدید اور ترقی یافتہ معاشرت اختیار کرنے کی راہ پر سرپٹ دوڑانے کے منصوبے بنانے اور اپنے ملکوں کے وسائل کو ان منصوبوں کی تکمیل کے لئے بروئے کار لاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ مسلمان قوم میں اپنے تعلیم یافتہ سربراہ کاروں کی قیادت میں مساجد سے منہ موڑ کر تہذیب جدید کے مراکز سینما ہالوں، رقص گاہوں، آرٹ کانسلوں، نائٹ کلبوں اور ان بڑے بڑے ہوٹلوں کی جانب متوجہ ہو جاتی ہے جہاں انسانی جسم، ان کی بھڑکتی ہوئی جنسیت کے بھڑکانے کا ذریعہ بنتے ہیں اور یوں محمد ﷺ (آپ ﷺ پر ہمارے ماں باپ قربان) کے خون سے سینچے جانے سے تربیت پانے والے افراد امت لوط علیہ السلام، ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کی قوم کے اعمال وافعال کے خوگر ہونے لگتے ہیں۔

قدیم اور جدید نسل کے ایمان کو مادہ پرستی میں رب السماوات والارض کی ذات اقدس اور اسماء وصفات حسنیٰ پر اعتماد کو بے یقینی میں، اسلام کے ساتھ وفاداری کو غداری میں، اور کتاب اللہ کی راہنمائی پر یقین کو اس کے ناکافی اور ناقابل عمل بلکہ (خاکم بدہن) ناقابل التفات کتاب سمجھنے میں تبدیل کرنے کے بعد جب نصاریٰ، یہود اور کمال ازم کے علمبردار کو یہ یقین حاصل ہو گیا کہ یہ امت اپنی خصوصیات سے تہی دامن ہو چکی ہے اور اس کے اصحاب ویقین کی سرکوبی کے لئے اسی امت کے ذہین وفطین افراد کافی ہیں۔ یہ امت اب نہ ختم ہونے والی باہمی جنگ میں جو جدید وقدیم کے عنوان سے تمام مسلم ممالک میں لڑی جارہی ہے اور جس کے نتیجے میں ان ممالک کی آبادیاں، فعال افراد کو اسی مخاصمت کے نتیجے میں اپنے ہی خنجر سے موت کے گھاٹ اتار دینے کے بعد مضبوط، مستحکم اور بہادر قیادت سے محروم ہو چکی ہیں تو ان کو ملت واحدہ کے اصول کے تحت اشتراکی، فرنگی، امریکی، فرانسیسی، ہندی اور دوسرے کفار نے چاروں طرف سے اس امن پر یورش کر دی ہے۔

کفار عالم کی یہی متحدہ یورش ہے جو ہیلی سلاسی شاہ حبشہ کے سوڈان کی سرحدوں پر چڑھ دوڑنے والوں کی حمایت، نائیجیریا کے اتحاد کو بیافرا کی بغاوت کی توسیع، رہوڈیشیا کی سفید فام حکومت کے مکارانہ قیام کی برطانوی سازش، مصر اور شرق اردون وشام پر اسرائیلی حملے کی منصوبہ بندی میں، امریکہ اور روس وبرطانیہ گٹھ جوڑ پاکستان پر بھارت کے بہیمانہ حملہ کی تفصیلات طے کرنے کے لئے جانسن اور روسن کی ملی بھگت، قبرص کے مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے اور ترکی کے لئے پھر سے جنگ کے سے حالات پیدا کر دینے کی کوشش کے لئے یونان کے عیسائی حکمران اور دنیا کے تمام مسلمان ممالک کے خلاف اپنی قوتوں کی دوررس اور انتہائی خفیہ ودجالانہ اسکیموں کے ادھیڑ پن کی صورت میں،

آج عالم اسلام کو تاریخ کے شدید ترین بحران میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔

دنیا کے عیسائیوں' یہودیوں' اشتراکیوں اور ہندوؤں کا تمام مسلمانوں پر یوں ٹوٹ پڑنا جیسے یہ امت بساط عالم پر قابض' ابلیسوں کے لئے خوان یغما ہوا اور یوں سوچ سمجھے منصوبے کے تحت چاروں طرف سے مسلمانوں کو نرغے میں لے کر انہیں ایک دوسرے کی مدد سے محروم کر دینے کی ناپاک سعی اور پھر ان مغربی والحادی ممالک کا تمام اقسام اسلحہ پر مکمل قبضہ اور یہ دوہرا تصرف' اس وقت جبکہ انہوں نے فکری' تعلیمی اور اشاعتی میدانوں میں مسلمانوں کی جدید وقدیم دونوں نسلوں کی عظیم تعداد کو اس اللہ پر ایمان سے محروم کر دیا ہے۔ جس اللہ نے ابرہہ کے لشکروں اور ان کے ہاتھیوں کو ابابیل سے تباہ و برباد کر دیا تھا۔ جس نے مکڑی کے جالے کو اپنے آخری پیغمبرﷺ کی حفاظت کا قلعہ بنادیا تھا اور جس نے میدان جنگ کا پانسہ بارہا کمزور مسلم سلاطین وعلماء کی دعاؤں سے پلٹ دیا تھا۔ اب یہ دوہری مصیبت کہ اللہ سے اعتماد کا اٹھ جانا اور اس سے رشتہ وفا کا ٹوٹ جانا اور ادھر تمام مادی وسائل وذرائع پر ملت اسلامیہ کے دشمنوں کا تصرف وقبضہ اور پھر تیسرا پہلو اس مصیبت عظمیٰ کا یہ کہ یہی دشمن ان مکاروں کے سرپرست ہیں جو دنیا کے تمام مسلم علاقوں پر چڑھ دوڑے ہیں اور امت مسلمہ کی بے چارگی کا عالم یہ ہے کہ وہ اللہ ذوالجلال پر ایمان کے مضمحل ہونے اور مادی وسائل سے تہی دامن ہونے کے بعد ان بڑی کافر قوموں سے اسلحہ' مالی مدد' غلے اور دوسری ضروریات زندگی کی بھیک مانگنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتی ہیں۔ جو اس امت کی ازلی دشمن ہیں اور اس وقت جو حملے ان پر ہو رہے ہیں انہی کی سرپرستی اور شہ پر ہو رہے ہیں اور انہی کی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔

اللہ سے نا امیدی اور بتوں سے امید کی یہ کافری' جس میں آج ہم بحیثیت قوم بلکہ امت مسلمہ ساری کی ساری مبتلا ہے' اور اسی کافری کا یہ روح فرسا پہلو کہ ہم اسی راستے پر آگے بڑھنے ہی کو منزل کامرانی سے ہمکنار ہوتے ہیں اور موجودہ مصائب سے عہدہ برآ ہونے کا ذریعہ یقین کرتے ہیں۔ یہ ہے وہ المیہ آلام سے زیادہ تکلیف دہ اور تمام مصائب سے زیادہ اندوہناک ہے۔

تاریکی کے اس اتھاہ سمندر کی طغیانیاں' ہوش وخرد کو معطل کئے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر کوئی لمحہ میسر آتا ہے جس میں سوچنے سمجھنے اور اپنے گردوپیش دیکھنے کی استعداد وقتی طور پر میسر آتی ہے تو نیم باز آنکھیں ان روشنی کے میناروں کو ڈھونڈنے لگتی ہیں جو اس امت کا طرۂ امتیاز تھے۔ ان آنکھوں کے پیچھے سوچنے سمجھنے والا دماغ' اس تصور سے آنکھوں کو تلاش وجستجو کا حکم دیتا ہے کہ:

یہ وہی امت ہے جس نے خاقان اعظم کے بالمقابل ابن تیمیہؒ کو لا کھڑا کیا تھا جو اس سفاک اعظم مخاطب ہوا تھا کہ:

''ابن تیمیہؒ نے قازان سے کہا کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ تم مسلمان ہو اور مجھے معلو ہے کہ تمہارے ساتھ قاضی' امام' شیخ اور موذنین بھی رہا کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجو

نے ہم مسلمانوں پر حملہ کیا۔ حالانکہ تمہارے باپ اور دادا کافر ہونے کے باوجود ایسے اعمال سے محترز رہے۔ انہوں نے جو عہد کیا تھا وہ پورا کیا اور تم نے جو عہد کیا تھا وہ توڑ دیا اور جو کچھ کہا تھا اس کو پورا نہیں کیا اور بندگان خدا پر ظلم کیا۔''

آج بھی ہلاکو خان کے جانشینوں کے خنجر سے زخمی امت ایسے ہی ابن تیمیہؒ کو تلاش کرتی ہے۔ لیکن اسے اس کا سراغ نہیں ملتا۔ وہ آج یہودیوں کی شیطانی اسکیموں کے مداوا کے لئے نورالدین زنگی'' کی جستجو میں مارے مارے پھرتی ہے۔ مگر اس کا دور تو بیت چکا اور آج اس کے جانشین ایمان باللہ کی توانائیوں اور قرب رسول ﷺ کی دلاویزیوں دونوں سے محروم ہیں۔ نہیں اس امت کی بے بسی اس سے کہیں زیادہ روح فرسا ہے۔ وہ سیاسی قیادتوں کے علاوہ جن دینی سہاروں پر جیتی ہے ان تک کا حال یہ ہے کہ ان کی اکثریت بھی بصیرت ایمانی اور شجاعت اسلامی کے اس سرمایہ سے تہی دامن ہو چکی ہے جو اس امت کے گرے پڑے افراد کو پھر سے جادہ ایمان و یقین پر مصروف سفر کرنے کا ذریعہ بن سکتا تھا۔ سیاسی اور دینی دونوں قسم کی قیادتوں کا یوں تاریکی کے سمندر میں ڈوبے مسافر کو روشنی کی کرن مہیا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جانا یہ اس المیہ کی تکمیل کی آخری کڑی ہے اور یہی وہ ماحول ہے جس میں آج ہم آپ سبھی گھرے ہوئے ہیں اور ہم بچشم سر یہ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ ہمارا دین بھی گیا' دنیا بھی برباد ہوئی اور اب ہمارا ملی وجود بھی عظیم خطرات کی زد میں ہے اور اس سب کچھ کے باوجود ہمارے اکثر و بیشتر علمائے دین' ارباب سیاست' حکمران اور قوم کے دانشور اس حال میں مگن ہیں کہ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں اور خلق خدا کی جانب سے جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں وہ انہیں پورا کر رہے ہیں۔

اس عالم میں اور اس ملت کے بہی خواہوں کا جمود اور جو ہو رہا ہے اس پر قناعت' یہ حشر خیز المیہ ہے۔ جس سے ہر اس دل کی دھڑکنیں تیز ہو جانی چاہئیں جو ہنوز موت سے ہمکنار نہیں ہوا اور جس میں زندگی کی کوئی رمق باقی ہے۔

نبی سر روڈ میں قادیانی کا قبول اسلام

محمد اکرم ولد لعل دین مغل جو کہ نبی سر روڈ تحصیل کنری ضلع میرپور خاص سندھ کے رہائشی ہیں۔ انہیں قادیانیوں نے ورغلا کر مرتد بنا لیا تھا۔ محمد اکرم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا خان محمد جمالی کے ہاتھ پر قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ محمد اکرم نے بتایا کہ مجھے ڈاکٹر نصیر احمد قادیانی نے ہی مرزائیت کی تبلیغ کی تھی۔ اس موقعہ پر محمد انور' محمد اسلم فوجی' عبدالخالق اور رجب علی بھی موجود تھے۔ ان سب کے سامنے انہوں نے حلف نامہ لکھ کر دیا۔ آخر میں اس کے ایمان پر قائم رہنے کے لئے استقامت کی دعا کی گئی۔

صاحبزادہ طارق محمود

پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا خاتمہ!

گزشتہ ماہ جمعۃ المبارک کے موقع پر پورے ملک میں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کئے جانے کے حکومتی اقدام پر یوم احتجاج منایا گیا۔ خطباء اور علمائے کرام نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں شدید غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے تمام مکاتب فکر کے علماء اور دینی وسیاسی رہنماؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ ماضی کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے ضمن میں اپنا قومی، دینی، مذہبی فریضہ سرانجام دیں۔

وفاقی حکومت نے حال ہی میں نئے بننے والے پاسپورٹوں سے مذہب کے خانہ کے خاتمہ کا اقدام کیا ہے۔ جبکہ ربع صدی سے بننے والے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود تھا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ حکومت کو یکا یک اس خانہ کے خاتمہ کی ضرورت کیوں کر پیش آئی ہے؟ پاسپورٹ ایک قومی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں قومی اور مذہبی پہچان کے دو اہم خانے رکھے گئے تھے۔ مذہب کا خانہ مبینہ طور پر ختم کیا گیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ قومی شناخت کا خانہ ابھی سلامت ہے۔ بطور پاکستانی ہونے کے پاسپورٹ میں مذہب ظاہر کرنے پر کسی محب وطن شہری کو نہ اعتراض ہے اور نہ ہی شرمندگی .... پاکستان میں بسنے والی اقلیتیں جن کا مختلف مذاہب سے تعلق ہے۔ قطعاً اپنے مذہب کو نہیں چھپاتیں۔ البتہ قادیانی اپنے مذہب کو چھپا کر اور خود کو مسلمان ظاہر کر کے بیرون ملک جانا چاہتے ہیں۔ وفاقی حکومت کو سوچنا چاہئے کہ اس صورتحال میں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ قادیانیوں کی غیر قانونی حرکتوں اور غیر آئینی کوششوں کے سدباب کے لئے کیا ضروری نہیں ہے؟ یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ ماضی میں قادیانی گروہ کے لوگ عرب ممالک میں اسرائیل کی جاسوسی کے لئے جاتے رہے۔ ہماری حکومتوں کو اس وقت شرمندگی اٹھانا پڑتی تھی جب عرب ممالک یہ گلہ کرتے تھے کہ قادیانی مسلمان کے روپ میں ان کے ممالک میں آ کر ان کی اہم معلومات اسرائیل کو بہم پہنچاتے ہیں۔ قادیانیوں کو پاکستان میں 1974ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ لیکن سعودی عرب میں ان کا داخلہ اس سے پہلے بھی بند تھا۔ اطلاع ملنے پر سعودی حکومت حرکت میں آتی اور فوری طور پر قادیانی کو سعودی عرب سے نکال دیا جاتا۔ قادیانی چونکہ غیر مسلم اور مرتد ہیں۔ اس لئے حرمین شریفین میں ان کے داخلہ پر پابندی ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کئے جانے کے بعد قادیانی اور غیر قادیانی کا تشخص ختم ہو جائے گا۔ جس

کی وجہ سے سعودی حکومت کو قادیانیوں کے حرمین شریفین میں داخلے پر برابر تشویش لاحق رہے گی۔ کسی بھی قادیانی کے داخلہ پر ان مقامات مقدسہ کے تقدس کی پامالی کا صدمہ اس کے سوا ہوگا۔ حکومت پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کر کے کون سی خدمت سرانجام دے رہی ہے؟۔ مرزا غلام احمد قادیانی (جھوٹے مدعی نبوت) کے پیروکاروں یعنی جناب رسالت مآب ﷺ کے باغیوں کو حرمین شریفین میں پہنچا کر وزارت داخلہ کیا اللہ کے عذاب کو دعوت نہیں دے رہی؟۔

قادیانیوں کو دستوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ تمام آئینی تقاضے پورے کرنے کے بعد پارلیمنٹ کے ذریعہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخی فیصلہ کیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ وفاقی شرعی عدالت، سپریم کورٹ آف پاکستان کے علاوہ ہائی کورٹس نے بھی اس تاریخ ساز فیصلے پر مہر تصدیق ثبت کی تھی۔ پاکستان کی تقلید کرتے ہوئے بعد ازاں بعض مسلم ممالک نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے ذریعہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روک دیا گیا۔ قادیانی جماعت نے نہ تو 1974ء کی آئینی ترمیم کو تسلیم کیا نہ ہی 1984ء کے آرڈی نینس کی پاسداری کی۔ اور نہ ہی مسلم امہ کی رائے کا احترام کیا۔ بلکہ اخبارات کے ذریعہ اشتہار دے کر بغاوت اختیار کی کہ وہ پارلیمنٹ کے فیصلہ کو اپنے عقیدے کے منافی اور ضمیر کے خلاف سمجھتے ہیں۔ قادیانی جماعت نے عملاً اس فیصلہ کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے کے لئے مسیحی اقلیت کو استعمال کیا۔ حالانکہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ اور اس کے اظہار کے حوالے سے مسیحی اقلیت کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مذہب کا خانہ قادیانیوں کے لئے سوہان روح کی حیثیت رکھتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو ہر حال میں مسلمان ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ ووٹر فارم میں عقیدہ ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ پر قادیانیوں نے شب خون مارا۔ اب قومی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا خاتمہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ قادیانیوں کی شناخت مذہبی خانہ کی مرہون منت ہے۔ جب تک ان کی شناخت کا یہ ذریعہ موجود ہے۔ قادیانی نہ تو سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ قادیانیوں کی پس پردہ سازشیں وطن عزیز کو کسی نئے بحران میں مبتلا کر سکتی ہیں۔ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف اور وزیراعظم شوکت عزیز اس حساس مسئلہ پر دانشمندانہ طور پر غور وخوض فرمائیں۔ یہ ایسا مسئلہ نہیں جسے چند لابیوں کی خواہشات کی بھینٹ چڑھا دیا جائے۔ یا سرکار کے دامن سے وابستہ خصوصی مشیروں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے۔ یہ خالصتاً آئینی مسئلہ ہے۔ سمجھدار حکومتیں آئین وقانون کو مقدم رکھتی ہیں۔ کامیاب حکومت وہی ہے جو ملکی نظام اور معاملات کو آئین کے تحت حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

احمد شکیل میاں (واشنگٹن)

صدر پرویز کی امریکہ میں قادیانیوں کے اجتماع میں شرکت

لاطینی امریکہ کے دورے کے بعد پاکستان کے فوجی حکمران جنرل پرویز مشرف، صدر بش کے ساتھ پون گھنٹے کی ملاقات کے لیے وائٹ ہاؤس پہنچے تو صدر بش نے بڑی گرم جوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ صدر بش کے ساتھ مختصری ملاقات کے بعد صدر پرویز نے مستعفی ہونے والے وزیر خارجہ کولن پاول کے ساتھ بھی ملاقات کی اور انہیں اپنے بیوی بچوں سمیت پاکستان آنے کی دعوت دی۔ کولن پاول کے ساتھ ملاقات کے بعد صدر پرویز مشرف مقامی کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر مبشر احمد کے گھر تشریف لے گئے۔ جہاں ان کے علاوہ چار سو کے قریب دوسرے مہمان بھی موجود تھے۔ چونکہ ڈاکٹر مبشر احمد کا تعلق جماعت احمدیہ (مرزائی جماعت) سے ہے۔ اس لیے مہمانوں کی اکثریت احمدیوں (مرزائیوں) کی تھی۔ بھارتی احمدیوں کی ایک کثیر تعداد بھی اس دعوت میں مدعو تھی اور اتنے بھارتی احمدی واشنگٹن کی کسی پاکستانی تقریب میں اس سے پہلے نہیں دیکھے گئے۔ جماعتِ احمدیہ کی لیڈر شپ بھی آئی تھی۔

ڈاکٹر مبشر احمد چودھری شجاعت حسین کے خصوصی معالج بھی ہیں اور واشنگٹن میں ان کے میزبان بھی۔ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ سعدیہ چودھری وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کی مشیر تعلیم ہیں اور اس دعوت کی میزبانی کے لیے خصوصی طور پر لاہور سے واشنگٹن تشریف لائی ہیں۔ پاکستان کی خاتون اوّل صہبا پرویز کے ساتھ رشتہ داری کا دعویٰ کرنے والی سعدیہ چودھری واشنگٹن میں ایک بے باک، انتہائی فیشن ایبل اور لبرل خاتون کی شہرت رکھتی ہیں اور واشنگٹن ایریا میں کئی فیشن شو کروا چکی ہیں۔ لبرل اور سیکولر طبقہ میں وہ بڑی روشن خیال تصور کی جاتی ہیں۔

کسی پاکستانی سربراہ مملکت کا امریکہ میں ایک پرائیویٹ شہری کی دعوت میں اس طرح شرکت کرنا ایک غیر معمولی واقعہ ہے اور واشنگٹن میں اس پاور لنچ کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ لنچ کی اس دعوت میں اگرچہ انڈین اور دوسرا غیر ملکی میڈیا مدعو تھا لیکن مقامی پاکستانی میڈیا کو بری طرح نظر انداز کیا گیا اور اگر ایک آدھ پاکستانی صحافی اس دعوت میں نظر آیا بھی تو وہ بھی وہاں ڈاکٹر صاحب کا ذاتی دوست ہونے کی وجہ سے مدعو تھا نہ کہ پاکستانی صحافی ہونے کی حیثیت سے۔ ڈاکٹر مبشر احمد کہتے ہیں کہ انہوں نے صحافیوں کے دعوت نامے ایمبیسی حکام کو بھجوا دیئے تھے اور اگر ایمبیسی حکام نے یہ دعوت نامے آگے صحافیوں کو نہیں دیئے تو اس میں ان کا کیا قصور ہے۔ ڈاکٹر مبشر احمد کے لنچ کے دعوت نامے صحافیوں کو پہنچانے کی ذمہ داری مشتاق ملک کو سونپی گئی لیکن انہوں نے یہ ذمہ داری بالکل نہیں نبھائی اور ایک بھی صحافی کو کال نہیں کیا گیا۔ ڈاکٹر مبشر احمد کے گھر کھانے سے پہلے چودھری شجاعت اور جنرل پرویز مشرف کے درمیان بند کمرے میں ایک ملاقات ہوئی۔ (مطبوعہ: ''تکبیر'' ۔ ۱۵ر دسمبر ۲۰۰۴ء)

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ!

﴿فتویٰ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ﴾

7 ستمبر 1974ء کو اس وقت کی حکومت نے قادیانیوں کے خلاف علماء اور عوام کے دباؤ سے مجبور ہو کر فیصلہ کیا۔ اس زمانہ میں محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک استفتا مرتب فرمایا تھا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا۔ اس سلسلہ میں یہ جواب تحریر کیا گیا تھا۔ حضرت مولانا کی کوششیں بارآور ہوئیں۔ لیکن............ قادیانی ابھی تک خود کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی ریشہ دوانیاں برابر جاری ہیں۔ کئی ایک علمائے کرام کو اغوا کیا گیا۔ جن کا حال ابھی تک معلوم نہیں۔ ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ سکھر میں دوران نماز ''منزل گاہ کی مسجد'' پر بم سے حملہ کیا گیا۔ جس سے بہت سے مسلمان شدید زخمی ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے۔ لیکن آج اس کا علاج یہی ہے کہ قادیانیوں کو کافر حربی سمجھ کر ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ حضرت بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے اس جواب کو پسند فرمایا تھا۔ مولاناؒ کے تبرکات میں اس کو فی الجملہ سمجھا جاسکتا ہے۔ اس لئے لائق مطالعہ ہے۔ (ادارہ)

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین وفقہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک وشبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

١...... وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

٢...... مسلمانوں کو جانی ومالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

٣...... ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو۔ اور وہ سیاسی واقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

٤...... ان کی سیاسی وعسکری تنظیمیں موجود ہوں۔ اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین

الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

۵...... دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت وانقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

۶...... حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں۔ وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کیلئے کیا کرنا چاہئے؟۔ اور اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟۔

کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

(الف)...... امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

(ب)...... ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے۔ بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔

(ج)...... ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت کی جائے یا نہیں؟۔

(د)...... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے۔ یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے۔

(ہ)...... ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟۔

(ر)...... ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟۔

(ز)...... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟۔ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟۔ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بائیکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟۔

افتونا ماجورین ۰ واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب ۰

وھو المسئول الملھم للحق والثواب!

المستفتی!

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی

الجواب واللہ الہادی للصواب!

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواترہ قطعیہ۔ اور امت محمدیہ کے قطعی

اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکور فی السوال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو۔ یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفار محاربین اور اعداء اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں۔ انہیں ایذا پہنچاتے ہوں۔ اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے در پے ہوں۔ اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترک تعلق اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر ''من بدل دینہ فاقتلوہ'' کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدینؓ نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ واجب ہے۔ اگر مسلمانوں کی جماعت بہیئت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عند اللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ

مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے۔ ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے۔ اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرمﷺ نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے۔ تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل انفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی۔ تاکہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے۔ تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پاسکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسول اکرمﷺ کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جاسکتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ سڑ گل جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فروخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر

استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

۱...... ’’واذا سمعتم آیات اللّٰہ یکفر بھا ویستھزاء بھا فلا تقعدوا معھم ۰ سورۃ نساء آیت ۱۳۹ ‘‘ترجمہ:......’’اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردو‘‘

۲...... ’’واذا رایت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنھم ۰ سورۃ انعام آیت ۱۸ ‘‘ترجمہ:......’’اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔‘‘

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

’’وھذا یدل علی ان علینا ترک مجالسۃ الملحدین وسائر الکفار لاظھارھم الکفر والشرک ومالا یجوز علی اللّٰہ تعالی اذا لم یکن انکارہ......... الخ‘‘ترجمہ:......’’یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالی پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردیں۔‘‘

۳...... ’’یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء ۰ سورہ مائدہ آیت ۵۱ ‘‘ترجمہ:......’’اے ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔‘‘

امام ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

’’وفی ھذہ الآیۃ دلالۃ علیٰ ان الکافر لایکون ولیا للمسلمین لا فی التصرف ولا فی النصرۃ ۰ وتدل علی وجوب البراۃ عن الکفار والعداوۃ بھم ۰ لان الولایۃ ضد العداوۃ فاذا امرنا بمعادات الیھود والنصاریٰ لکفرھم فغیرھم من الکفار بمنزلتھم والکفر ملۃ واحدۃ ۰ احکام القرآن ۲٬۴۴۴ ‘‘ترجمہ:......’’اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برات اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔‘‘

۴...... سورۃ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے

ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگر چہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

۵...... ''لا تجد قوماً یؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر یوادون من حاداللّٰہ ورسولہ ولو کانوا آباًھم اوابناء ھم واخوانھم او عشیرتھم۰ سورۃ مجادلہ آیت ۲۲'' ترجمہ:...... ''تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔''

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔ سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو ''حزب اللہ'' کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجود ہیں۔ اب چند احادیث نبویہ ﷺ ملاحظہ ہوں:

۱...... جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرہؓ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ:
''مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔ (باب فی کراہیۃ المقام بین اظہر المشرکین ج۱ ص۱۹۴)

۲...... نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''انا بری من کل مسلم یقیم بین اظھر المشرکین'' ترجمہ:...... ''یعنی آپ ﷺ نے اظہار برات فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔'' (حوالہ مذکورہ بالا)

۳...... صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرینہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے۔ لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: ''یستسقون فلا یسقون'' اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''حتی ان احدھم یکدم بفیہ الارض'' ترجمہ:...... ''وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔ مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔''

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:

''ان المحارب المرتد لاحرمۃ لہ فی سقی الماء ولا غیرہ۰ ویدل علیہ ان من

لیس معه ماء الا للطهارة لیس له ان یسقیه المرتد و یتیم بل یستعمله ولومات المرتد عطشا ۰ فتح الباری ۲۹۳٬۱ ’’ترجمہ:……’’اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مرجائے۔ بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔‘‘

۴…… غزوہ تبوک میں تین کبار صحابہ، کعب بن مالکؓ، ہلال بن امیہؓ، واقفی بدری اور مرارہؓ بن ربیع، بدری عمریؓ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام وکلام نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

’’وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم وظنوا ان لا ملجاء من الله الا الیه ۰ سورۃ توبه آیت ۱۱۸ ‘‘ترجمہ:……’’اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسی کی طرف۔‘‘

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخرکار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہو گئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ:

’’وفیه دلیل علی ان للامام ان یعاقب المذنب بتحریم کلامه علی الناس ادباً له وعلی تحریم اهله علیه ۰ احکام القرآن لا بن العربی ۱۱٤٬۳ ‘‘ترجمہ:……’’اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرا دے۔‘‘

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

’’وفیه ترك السلام علی من اذنب وجواز هجره اکثر من ثلاث ۰ ‘‘ترجمہ:……’’اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔‘‘

بہرحال کعب بن مالک اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔

(الف)…… باب مجانبة اهل الاهواء وبغضهم !اهل اهواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی

کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

(ب)......باب ترك السلام علی اهل الاهواء!(اهل اهواء سے ترک سلام وکلام کا بیان)

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمارؓ بن یاسر نے ''خلوق''(زعفران) لگایا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمایئے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟۔

امام خطابی ''معالم السنن ج۴ص۲۹۶'' میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ:

''مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلاقید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔''

۵...... مسند احمد وسنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''القدرية مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا تشهدوهم''

ترجمہ:......''تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔''

۶...... ایک اور حدیث میں ہے کہ:''لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم''

ترجمہ:......''منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔''

بہرحال یہ تو حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر کا اعلان جہاد کرنا بخاری ومسلم میں موجود ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ اس سے حدیث وسیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص صبیغ عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہوائے نفس کو دخل تھا۔ اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاصؓ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروقؓ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمرؓ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث ومباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ''علاج بالجرید'' ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشہ مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ:''اے امیر المومنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔'' اس پر حضرت عمرؓ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ:

''ان لا يجالسه احد من المسلمين'' ترجمہ:......''کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔''

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تنگ ہو گیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ اس کی

حالت ٹھیک ہوگئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

۷...... سنن کبریٰ البیہقی ج۹ ص۸۵ میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ: ''امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اغور ماء آبار بدر '' ترجمہ:...... ''جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کردوں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ: ''ان یغور المیاہ کلھا غیر ماء واحد تلقی القوم علیہ '' ترجمہ:...... ''سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کردیئے جائیں۔''

۸...... صحیح بخاری ج۲ ص۱۰۲۳ میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بددین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلادیا۔ حضرت ابن عباسؓ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا: ''اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزامت دو۔ بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''من بدل دینہ فاقتلوہ '' ترجمہ:...... ''جو شخص مرتد ہوجائے اسے قتل کردو۔''

۹...... صحیح بخاری ج۱ ص۴۲۳ میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: ''رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔''

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

۱...... علامہ دردیر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

''وقطع المیرۃ والماء عنھم الا ان یکون فیھم نسوۃ وزراری ۴٬۲۹۹ '' ترجمہ:...... ''ان کا کھانا پانی بند کردیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔

۲...... کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہوجائے۔ اس سلسلہ میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

''قال ابو حنیفۃ وابویوسف ومحمد وزفروالحسن بن زیاد۔ اذا قتل فی غیرالحرم ثم دخل الحرم لم یقتص منہ مادام فیہ ولکنہ لا یبایع ولا یواکل الی ان یخرج من الحرم۔ احکام القرآن ۲٬۲۱ '' ترجمہ:...... ''امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد، زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کرکے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہوجائے۔

۳...... درمختار میں ہے کہ:

''وافتی الناصحی بوجوب قتل کل موز وفی شرح الوھبانیہ ویکون بالنفی عن البلد وبالھجوم علی بیت المفسدین بالاخراج عن الدار وبھدمھا '' ترجمہ:...... ''ناصحی نے فتویٰ

دیا ہے کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے اور ''شرح وہبانیہ'' میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔''

۴...... ابن عابدین الشامی در مختار ج ۳ ص ۲۷۲ میں لکھتے ہیں کہ:

''قال فی احکام السیاسة وفی "المنتقی" واذا سمع فی داره صوت المزامیر فادخل علیه لانه لما اسمع الصوت فقد اسقط حرمة الدار۔ وفی حدود "البزازیة" وغصب "النهایة" وجنایة الدرایة" ذکر صدر الشهید عن اصحابنا انه یهدم البیت علی من اعتاد الفسوق وانواع الفساد فی داره حتی لا باس بالهجوم علی بیت المفسدین وهجم عمر علی نائحة فی منزلها وضربها بالدرة حتی سقط خمارها۔ فقیل له فیه فقال لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم والتحقت بالاماء.......... وعن عمر رضی الله عنه انه احرق بیت الخمار وعن الصفار الزاهد الامر بتخریب دار الفاسق '' ترجمہ:...... ''احکام السیاسۃ میں ''المنتقی'' سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور بزازیہ کے کتاب الحدود و نہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا دُرّا مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لونڈیوں کی صف میں شامل ہوگئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاہد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔''

۵...... ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۴ ص ۱۰۷ باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ:

''وهذا تنصیص علی ان الضرب تعزیر یملکه الانسان وان لم یکن محتسبا وصرح فی "المنتقی" بذالك '' ترجمہ:...... ''اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو' المنتقی '' میں اس کی تصریح کی گئی۔''

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے احب الاعمال الی اللہ! فرمایا ہے (کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد)

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالی'' احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۷ میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

''الاول۔ الکافر۔ فالکافران کان محارباً فهو یستحق القتل والارقاق۔ ولیس بعد هذین اهانة۔ الثانی المبتدع الذی یدعوا لی بدعته فان کانت البدعة بحیث یکفر

بھا فامرہ اشد من الذی لانہ لایقر بجزیۃ ولا یسامح بعقد ذمۃ ۰ وان کان ممن لا یکفر بہ فامرہ بینہ وبین اللہ اخف من امرالکافر لا محالۃ ۰ ولکن الانکار علیہ اشد منہ علی الکافر ۰ لان شرالکافر غیر متعد فان المسلمین اعتقدوا کفرہ فلا یلتفتون الی قولہ............ الخ''

ترجمہ:......''اوّل کافر، پس کافر اگر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے یا غلام بنالیا جائے اور یہ ذلت واہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے۔ کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے۔ اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عنداللہ تو اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کافر کو خبیث کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے............ الخ''

ردالمحتار ج۳ ص۲۹۸ میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''نقل عن المذاہب الاربعۃ انہ لا یحل اقرارہم فی دیار الاسلام بجزیۃ ولا غیرہا ۰ ولا تحل مناکحتہم ولا ذبائحہم .... والحاصل انہم یصدق علیہم اسم الزندیق والمنافق والملحد ۰ ولا یخفیٰ ان اقرارہم بالشہادتین مع ہذا الاعتقاد الخبیث لا یجلعہم فی حکم المرتد لعدم التصدیق ولا یصح اسلام احدہم ظاہراً الا بشرط التبری عن جمیع ما یخالف دین الاسلام ۰ لانہم یدعون الاسلام ویقرؤن بالشہادتین وبعد الظفر بہم لا تقبل توبتہم اصلاً .... الخ''

ترجمہ:......''مذاہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کر نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے۔ نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے.................. حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں۔ برات کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابل قبول نہیں۔''

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

''والتعزیر لا یختص بفعل معین ولا قول معین ۰ فقد عزر رسول اللہ صلی اللہ علیہو سلم الہجر وذالک فی حق الثلاثۃ الذین ذکرہم اللہ تعالیٰ فی القرآن العظیم فہجروا

خمسین یوما ۰ لا یکلمهم احد ۰ وقصتهم مشهورة فی الصحاح، وعزررسول الله صلی الله علیه وسلم بالنفی فامر باخراج المخنثین بالمدینة ونفاهم ۰ وکذالك الصحابة من بعده ۰ ونذکر من ذالك بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه اصحابنا ۰ وبعضه خارج المذهب ۰ فمنها امر عمر بهجر صبیغ الذی کان یسئال عن الذاریا وغیرها ۰ ویامرالناس بالتفقه فی المشکلات من القرآن فضربه ضرباً وجیعاً ونفاه الی البصرة اوالکوفة وامر بهجره ۰ فکان لا یکلمه احد حتی تاب وکتب عامل البلدان عمر بن الخطاب رضی الله عنه یخبره بتوبته فاذن للناس فی کلامه ۰ ومنها ان عمر رضی الله عنه حلق راس نصیر بن الحجاج ونفاه من المدینة لما شبهت النساء به فی الاشعار وخشی الفتنة ۰ ومنهاء ما فعله علیه الصلوة والسلام بالعرنیین ۰ ومنها ان اباب بکر استشار الصحابة فی رجل ینکح کما تنکح المراة ۰ فاشاروا بحرقه بالنار فکتب ابوبکر بذالك الی خالد بن الولید ۰ ثم حرقهم عبدالله بن الزبیر فی خلافته ۰ ثم حرقم هشام بن عبدالملك ۰ ومنها ان ابابکر رضی الله عنه حرق جماعة من الردة ۰ ومنها امره صلی الله علیه وسلم بکسر دنان الخمروشق ظروفها ۰ ومنها امره صلی الله علیه وسلم یوم خیبر بکسر القدورالتی طبخ فیها لحم الحمر الا هلیة ۰ ثم استاذنوه فی غسلها ۰ فاذن لهم فدل علیٰ جواز الامرین لان العقوبة بالکسر لم تکن واجبة ۰ ومنها تحریق عمر المکان الذی یباع فیه الخمر ۰ ومنها تحریق عمر قصر سعد بن ابی وقاص لما احتجب فیه عن الرعیة وصار یحکم فی داره ۰ ومنها مصادرة عمر عماله باخذ شطر اموالهم وقسمتها بینهم وبین المسلمین ۰ ومنها انه ضرب الذی زور علی نقش خاتمه واخذ شیئاً من بیت المال مائةً ۰ ثم ضربه فی الیوم الثانی مائةً ثم ضربه فی الیوم الثالث مائةً ۰ وبه آخذ مالك لان مذهبه التعزیر یزاد علی الحد ۰ ومنها ان عمر رضی الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق کفایته وهو یسئال ۰ اخذ ما معه واطعمه ابل الصدقة ۰ وغیر ذالك ممایکثر تعداده وهذه قضایا صحیحة معروفة.................. الخ (ج۳ ص۷۵) ولا باس بان بیع المسلمون من المشرکین من الطعام والثیاب وغیر ذالك الا السلاح والکراع والسبی ۰ سواء دخلوا الیهم بامان اوبغیر امان ۰ لانهم یتقون بذالك علی قتال المسلمین ولا یحل للمسلمین اکتساب سبب تقویتهم علی قتال المسلمین ۰ وهذا المعنی لا یوجد فی سائر الامتعة ثم هذا الحکم اذا لم یحاصروا حصناً من حصونهم فلا ینبغی لهم ان یبیعوا من اهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا سبباً یقویهم علی المقام ۰ لانهم ان ما خاصروهم

لینفد طعامهم وشرابهم ۰ حتی یعطوا بایدیهم ویخرجوا علی حکم الله ۰ ففی بیع الطعام وغیره منهم اکتساب سبب تقویتهم علی المقام فی حصنهم ۰ بخلاف ما سبق فان اهل الحرب فی دارهم یتمکنون من اکتساب ما یتقوون به علی المقام لا بطریق الشراء من المسلمین ۰ واما اهل الحصن لا یتمکنون ذالك بعد ما احاط المسلمون بهم فلا یحل لاحد من المسلمین ان یبعیهم شیئا من ذالك ۰ فمن فعله فعلم به الامام ادبه علی ذالك لا رتکابه مالا یحل‘‘

ترجمہ:......’’اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان تین حضرات کو (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے جلاوطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کر دیا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں۔ یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔ حضرت عمرؓ نے صبیغ نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی یہ شخص ’’الذاریات‘‘ وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ حضرت عمرؓ نے اس کی سخت پٹائی کی۔ اور اسے بصرہ یا کوفہ جلاوطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمرؓ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے نصیر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیب شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ عرنیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بد فعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہؓ نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولیدؓ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور ہشام بن عبدالملکؒ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت ﷺ نے شراب کے مٹکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ ﷺ نے اجازت دیدی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں

تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوائی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سو درے لگائے۔ دوسرے دن پھر سو درے لگائے اور تیسرے دن بھی سو درے لگائے۔ امام مالکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر مقدار ''حد'' سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر ج ۳ ص ۷۵ میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہوگی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جب کہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔ لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا۔ ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر رہ سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں۔ اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول و نتائج منقح ہو کر سامنے آ جاتے ہیں:

۱..... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے۔ وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

۲..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست

و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

۳...... جو کافر مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہوں۔ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

۴...... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

۵...... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔ ان سے خرید و فروخت اور لین دین ناجائز ہے۔ جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

۶...... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول ﷺ ہے۔

۷...... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

۸...... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعاً اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں! اصالتہً عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں۔

۹...... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے۔لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں۔جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

۱۰...... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں۔ بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

۱۱...... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعہ اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ۔ نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی، اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ: ولی حسن ٹونکی غفراللہ لہ

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی

تبصرہ وتذکرہ......مبین ٹرسٹ!

ادارہ!

مبین ٹرسٹ......اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہے۔جس کی بنیاد توکل علی اللہ ہے۔

مبین ٹرسٹ......کا انتساب سید الاولین والآخرین وخاتم النبیین حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے تمام صحابہ کرامؓ کی طرف ہے۔

مبین ٹرسٹ......ایک خودمختار پرائیویٹ ادارہ ہوگا۔کسی جماعت یا پارٹی سے منسلک نہیں ہوگا۔

مبین ٹرسٹ......کا اولین مقصد صحیح اور سچی دینی تعلیمات کو قرآن وسنت کے مطابق پیش کرنا ہوگا۔

مبین ٹرسٹ......غیرسرکاری' غیرسیاسی اور غیرتجارتی ہوگا۔

مبین ٹرسٹ......کسی قسم کا سودی لین دین نہیں کرے گا۔

مبین ٹرسٹ......تدریجاً تین زبانوں اردو' عربی اور انگریزی میں اشاعت کرے گا۔

مبین ٹرسٹ......غیرضروری اور فروعی اختلافات سے ہٹ کر ''ضروریات دین'' کی اشاعت صدقہ جاریہ کے جذبے سے کرے گا۔

مبین ٹرسٹ......ہر قسم کے مناظرہ' بحث وتمحیص سے مکمل اجتناب کرے گا۔

مبین ٹرسٹ......کسی قسم کا چندہ نہ کرے گا اور نہ کسی کو اس کی اجازت دے گا۔

مبین ٹرسٹ......حکومت سے مالی امداد کی درخواست نہیں کرے گا۔

مبین ٹرسٹ......امت مسلمہ کی بھلائی اور اتحاد کے لئے بھرپور کوشش کرے گا۔

مبین ٹرسٹ......تمام مسلمانوں کی جان ومال وعزت کو محترم سمجھتا ہے۔

مبین ٹرسٹ......ذیلی فلاحی تدریسی' دینی اداروں کے لئے کوشاں رہے گا۔

مبین ٹرسٹ کی دینی کتب

نمبرشمار	نام کتاب	ہدیہ	نمبرشمار	نام کتاب	ہدیہ
1	توحید مبارک (کارڈ)	5/-	2	رسول اللہ ﷺ کی سنتیں	20/-
3	پیارے نبی ﷺ کی پیاری چاہت	15/-	4	اپنے گھروں کو بچایئے	3/-

5	ٹی وی کی تباہ کاریاں	10/-	6	فرامین نبوی ﷺ	10/-
7	رمضان المبارک کے فضائل ومسائل	10/-	8	قربانی کے مسائل	6/-
9	مسجد کے احکام وآداب	8/-	10	درود وسلام کا مقبول وظیفہ	15/-
11	ہماری نماز	20/-	12	توبۃ النصوح	10/-
13	حب مصطفیٰ ﷺ اور جنت کی راہ	10/-	14	سچی کہانیاں اچھی روایات	12/-
15	قبر کی زندگی اور موت کے چند مناظر	12/-	16	چہل احادیث مبارکہ	4/-
17	نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں	5/-	18	سبق آموز کہانیاں	12/-
19	منزل	10/-	20	وظائف المبین	20/-
21	ٹھیلے والے کی نماز	10/-	22	اصلاحی کہانیاں	12/-
23	نیل پالش سے وضو کیوں نہیں ہوتا	5/-	24	دین مبین فی اربعین	10/-
25	سود کے خلاف اللہ اور رسول کا اعلان جنگ	15/-	26	دعا	10/-
27	عذاب قبر کے اسباب	12/-	28	مومن کے لیل ونہار	12/-
29	حقوق اولاد، حقوق والدین	15/-	30	قرآن مجید ایک عظیم نعمت	15/-
31	مسواک کی شرعی حیثیت	10/-	32	احادیث نبوی ﷺ (نصائح)	12/-
33	فدیہ قضاء اور کفارے	10/-	34	تعلیمی چہل احدیث مبارکہ	10/-
35	ایصال ثواب کا آسان طریقہ	10/-	36	پنج سورہ (مترجم)	35/-
37	اللہ تعالیٰ کی نیک بندیاں	10/-	38	چہل احادیث مبارکہ (جنکا تعلق عورتوں سے ہے)	4/-
39	جہاد فی سبیل اللہ	15/-	40	سورۃ یاسین	10/-
41	Our Prayer (English)	30/-	42	زکوٰۃ، عشرے کے مسائل اور ان کا حل	30/-
43	نکاح اور برادری	15/-	44	مہر مبارک حضور ﷺ (کارڈ)	2/-
45	اف! دلہن گم ہوگئی	12/-	46	بیمار پرسی کا ثواب	10/-
47	کلام المبین فی قرآن الحکیم	10/-	48	داڑھی ہماری	15/-
49	عورتوں کے مسائل اور انکا حل (5 حصے)	80/-	50	مخلوط تعلیم	12/-
51	فتنہ تصویر	15/-	52	قسم کھانے کے مسائل	15/-
53	موسیقی، ڈانس اور فلم دیکھنا	15/-	54	علامات قیامت	15/-

55	اچھے ناموں کے اچھے اثرات	15/-	56	مسلمانوں کے بنیادی حقوق	12/-
57	کھانے پینے کے بارے میں شرعی احکام	15/-	58	معاملات	15/-
59	موت کے بعد کیا ہوتا ہے؟	15/-	60	رشوت‘ جوا	12/-
61	جائز و ناجائز	5/-	62	والدین اور اولاد کے تعلقات (حصہ اوّل)	5/-
63	والدین اور اولاد کے تعلقات (حصہ دوم)	15/-	64	سورۃ الکہف/ الرحمٰن/ المزمل	35/-
65	پہلے پانچ پارے (16 سطری)	35/-	66	آخری پانچ پارے (16 سطری)	35/-
67	متفرق مسائل حصہ اول	15/-	68	متفرق مسائل حصہ دوئم	15/-
69	سلام‘ مصافحہ اور اخلاقیات	15/-	70	قضاء نمازیں	12/-
71	مسافر کی نماز	12/-	72	پرہیزگار عورتیں	15/-
73	آیت الکرسی کی فضیلت	10/-	74	قرآن مجید حفظ کرنے کا عظیم نسخہ	12/-
75	مناجات مقبول	40/-	76	عصر حاضر حدیث مبارکہ کے آئینے میں	15/-
77	تبلیغ دین	15/-	78	حزب الاعظم	25/-
79	قرآن خوانی کی شرعی حیثیت	15/-	80	قاعدہ یسرنا القرآن	30/-
81	قرآن وحدیث کی روشنی میں عورت کا مقام	15/-	82	حیلے بہانے	45/-
83	ذریعۃ الوصول الی جناب رسول ﷺ	(زیر طبع)	84	قرآن مجید (16 سطری)	(زیر طبع)
85	التوحید سٹیکرز (فی سینکڑہ)	150/-	86	درود مبارکہ سٹیکرز (فی سینکڑہ)	150/-
87	زیتون کے فوائد	15/-	88	صحیح اسلامی عقیدہ	20/-
89	موت کے وقت کی بدعات	15/-	90	پہلے دس پارے (16 سطری)	70/-
91	آخری دس پارے (16 سطری)	70/-	92	نورانی قاعدہ	10/-
93	پہلا پارہ	10/-	94	آخری پارہ	10/-

نوٹ: کتب بذریعہ رجسٹرڈ پارسل ارسال کی جاتی ہیں۔ ڈاک خرچ علاوہ ہوتا ہے۔ ڈاک کی گمشدگی کی ذمہ داری ٹرسٹ قبول نہیں کرتا۔ پاکٹ سائز کتب سیٹ میں شامل نہیں ہوتیں۔ جو علیحدہ طلب کی جاسکتی ہیں۔ اس سے قبل کی فہرست منسوخ ہے۔ (جون 2003ء ربیع الاول 1424ھ)

ایڈریس: مبین ٹرسٹ پوسٹ بکس نمبر 470 اسلام آباد 44000 پاکستان

فون نمبر: 0333-5131867

ادارہ!

جماعتی سرگرمیاں!

پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کا خاتمہ ملک کو سیکولر بنانے کی سازش ہے

پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کئے جانے پر ملک بھر میں شدید ردعمل کا اظہار کیا جارہا ہے۔حکومت اس مسئلے کو جس طرح طول دے رہی ہے تحریک میں اسی قدر تیزی آرہی ہے۔اس وقت ملک کی تمام مذہبی جماعتیں ختم نبوت کے محاذ پر اکٹھی ہوچکی ہیں اور انشاء اللہ! یہ تحریک قادیانیت کے خاتمہ کی تحریک ہوگی۔اس سلسلہ میں 18دسمبر 2004ء کو اسلام آباد میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے علاوہ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب‘ جناب قاضی حسین احمد صاحب‘ جناب ظفر اقبال جھگڑا‘ جناب حافظ حسین احمد صاحب‘ جناب علامہ ساجد نقوی صاحب‘ جناب ابتسام الٰہی ظہیر‘ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب‘ حضرت مولانا نذیر فاروقی صاحب‘ جناب عبدالرشید صاحب‘ حضرت مولانا امیر حسین گیلانی صاحب‘ جناب صاحبزادہ عتیق الرحمٰن‘ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب‘ حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب اور دیگر مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین حضرات نے شریک ہوکر ثابت کردیا کہ امت مسلمہ اس مسئلہ پر متحد ومتفق ہے۔اس کنونشن میں ایک اعلامیہ بھی جاری کیا گیا کہ جمعہ 24دسمبر کو ملک گیر احتجاجی مظاہرے ہوں گے۔جن کی قیادت مذہبی وسیاسی جماعت کے قائدین کریں گے۔چنانچہ پورے ملک میں ہر چھوٹے بڑے شہر میں احتجاجی مظاہرے ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اسلام آباد: آل پارٹیز ختم نبوت کنونشن کی اپیل پر پورے ملک کی طرح اسلام آباد میں نماز جمعہ کے بعد آبپارہ چوک میں ایک بڑا احتجاجی مظاہرہ ہوا جس کی قیادت متحدہ مجلس عمل کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر وختم نبوت رابطہ کمیٹی کے چیئرمین حضرت مولانا حافظ حسین احمد صاحب‘ ڈپٹی سیکرٹری جنرل جناب لیاقت بلوچ‘ اسلام آباد سے ایم ایم اے کے رکن قومی جناب میاں محمد اسلم‘ مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب‘ حضرت مولانا نذیر فاروقی صاحب نے کی۔مسجد شہداء میں حضرت مولانا حافظ حسین احمد صاحب نے خطاب کیا۔مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک ریڈایبل پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں ہوتا اس وقت تک تحریک جاری رہے گی۔مقررین نے کہا کہ آج پوری قوم سراپا احتجاج ہے۔لادینی اور صیہونی لابی پاکستان کے دستور کو سیکولر بنانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔کبھی شناختی کارڈ‘ کبھی ووٹر لسٹ کے ذریعے قادیانیوں کے عزائم کی تکمیل کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل پارلیمنٹ میں سراپا احتجاج نہ ہوتی تو آج حکمران 1973ء کے دستور سے اسلامی دفعات ختم کر دیتے۔ مقررین نے کہا کہ ہم سعودی عرب میں قادیانیوں کو بھجوانے کی سازش ناکام بنادیں گے۔ اگر سعودی حکومت نے بغیر خانہ مذہب کے حج وعمرہ کا ویزا جاری کیا تو پھر ہم وہاں بھی احتجاج کریں گے۔ مقررین نے کہا کہ ہم حکمرانوں کے بارے میں تحقیقات کرائیں گے۔ ان کے ڈانڈے کس سے جاکر ملتے ہیں۔ ہمارا ایک نکاتی ایجنڈا ہے کہ صرف مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ مقررین نے کہا کہ وزیر داخلہ نے مزہب کا خانہ شامل نہ کرنے کی بات کی ہے۔ ہم ان کا سرحد میں داخلہ بند کردیں گے۔ مقررین نے کہا کہ اگر ہمارے مطالبات نہ مانے گئے تو پھر ہر گلی کوچہ فلوجہ بن جائے گا اور امریکی ایجنٹوں کا تعاقب کیا جائے گا۔

ملتان: پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے کے خلاف ملتان میں کئی ایک جگہ پر احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس کی قیادت حضرت مولانا اللہ وسایا نے کی۔ مظاہرے میں ملتان کی تمام مذہبی وسیاسی اور تاجر تنظیمیں شریک ہوئیں۔ مقررین نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا فیصلہ ہر قیمت میں حکمرانوں کو کرنا پڑے گا۔ دوسرا احتجاجی مظاہرہ مدرسہ ہدایت القرآن ممتاز آباد میں کیا گیا جس کی قیادت حضرت حضرت مولانا صاحبزادہ انس نورانی اور حضرت مولانا مفتی ہدایت اللہ پسروری نے کی۔ اسی طرح ایم ڈی اے چوک' منظور آباد چوک اور سورج میانی میں بھی احتجاجی جلسے اور مظاہرے کئے گئے۔ مقررین میں حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا مفتی ہدایت اللہ پسروری' حضرت مولانا علامہ خالد محمود ندیم' حضرت مولانا عنایت اللہ رحمانی' حضرت مولانا سید کفیل شاہ بخاری' جناب میاں انتظار قریشی' حضرت مولانا محمد اظہر' جناب علامہ رشید احمد ارشد' جناب نفیس انصاری' جناب اختر بٹ' جناب راؤ ظفر اقبال' جناب اللہ دتہ کاشف اور چوہدری لطیف اور دیگر مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین شامل تھے۔

بہاول پور: پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے اور حکومت کی دین دشمن پالیسیوں کے خلاف آل پارٹیز ختم نبوت کنونشن کی اپیل پر پورے ملک کی طرح بہاول پور میں بھی احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ جن کی قیادت حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن اور ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی اے نے کی۔ مقررین میں حضرت مولانا محمد اسحق ساقی اور جناب ریاض احمد چغتائی شامل تھے۔ جلوس جامع مسجد الصادق سے نکالا گیا۔ مقررین نے کہا کہ حکومت نے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کر کے اپنے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اگر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا گیا تو ہم سروں پہ کفن باندھ کر نکلیں گے۔

ڈیرہ غازیخان: پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کے خلاف ڈیرہ غازیخان میں ٹریفک چوک پر بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرہ میں متحدہ مجلس عمل کے جناب رشید احمد خان ایڈووکیٹ' جناب عثمان فاروق' جناب قاری جمال عبدالناصر' جناب لیاقت علی' حضرت مولانا محمد اقبال' جناب حافظ خالد رؤف' حضرت مولانا مزمل احمد' جناب حافظ احمد حسین ایڈووکیٹ' جناب میاں محمد ابوبکر' حضرت مولانا محمد یوسف' مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا

غلام اکبر ثاقب‘ جناب قاضی شمس الدین اور جناب اظہر منظور شریک ہوئے۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کا مقصد قادیانیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کی ناپاک سازش ہے۔ جس کو انشاء اللہ! جانثاران ختم نبوت ناکام بنادیں گے۔ مقررین نے اس عزم کا ارادہ کیا کہ اگر حکومت نے یہ فیصلہ واپس نہ لیا اور خانہ بحال نہ کیا تو فدایان ختم نبوت سروں پہ کفن باندھ کر نکلیں گے۔ مقررین نے کہا کہ ناموس رسالت ایکٹ‘ حدود آرڈیننس کو ختم کرنے کی منصوبہ بندی ہورہی ہے۔

جام پور: میں جامع مسجد مرکز اہل حدیث میں جناب علامہ محمد یاسین راہی‘ جامع مسجد مدنی میں حضرت مولانا مفتی مشتاق احمد فریدی‘ جامع مسجد محمدی میں حضرت مولانا عبدالحئی‘ جامع مسجد جہانگیر کالونی میں حضرت مولانا قاری عابد حسین سلطانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ کرنے کا مقصد غیر مسلموں کو تقویت دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف نے پردہ اور اسلامی سزاؤں سے متعلق منفی ریمارکس دے کر مسلمانوں کی قومی غیرت کو چیلنج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نازک صورت حال میں مسلمانوں کو اسلام اور ختم نبوت کے لئے غیرت کا ثبوت دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

کروڑلعل عیسن: موجودہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کرے۔ ورنہ یہ احتجاج مساجد کی بجائے سڑکوں تک پھیل جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے جناب قاری فداء الرحمٰن‘ جناب قاری اللہ بخش چشتی‘ جناب قاری عظمت اللہ باروی‘ جناب قاری منظور احمد ودیگر نے کیا۔ انہوں نے کہا بیت اللہ اور مدینہ منورہ میں غیر مسلموں خصوصاً قادیانیوں کا داخلہ بند ہے۔ قادیانی دھوکہ سے وہاں جاکر کوئی تخریب کاری کرسکتے ہیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کے لئے تمام مسلمانوں نے اپنا خون تک دیا ہے۔ اگر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ ہوا تو پھر ملک گیر احتجاج کیا جائے گا۔

سکھر: متحدہ مجلس عمل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر مرکزی جامع مسجد بندروڈ کے دروازہ پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ اس موقع پر جامع مسجد کے خطیب جناب قاری خلیل احمد‘ جناب مشرف محمود‘ جناب قاری غلام غوث غازی‘ جناب حزب اللہ جھکرو‘ جناب حماد اللہ بھٹو‘ حضرت مولانا بشیر احمد‘ حضرت مولانا عبدالستار بروہی‘ جناب عبدالمتین بندھانی اور دوسرے مقررین نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کرنے کے خلاف قرارداد منظور کی اور موجودہ حکومتی پالیسی بھرپور مذمت کی گئی۔

صادق آباد: احتجاجی جلسہ سے بزرگ عالم دین حضرت مولانا محمد مشتاق‘ جناب چوہدری محمد اشفاق‘ حضرت مولانا عبدالصمد قادری‘ جناب علامہ فضل الرحمٰن حیدری احرار‘ جناب قاری عبداللہ ربانی‘ حضرت مولانا طلحہ‘ جناب حافظ ثناء اللہ فاروقی اور چوہدری عبدالرؤف انجم نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔ آئین پاکستان میں اس عقیدہ کے منکرین قادیانیوں کو کافر قرار دیا جاچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی یہودیوں کے ایجنٹ اور ساتھی ہیں۔ پاسپورٹ میں سے مذہب کا خانہ ختم ہونے سے قادیانی دیار حرم میں

بآسانی داخل ہو جائیں گے اور وہاں پر یہ لوگ یہودیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ناپاک جسارتیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بش کو خوش کرنے کے لئے پاسپورٹ سے ختم نبوت کے عقیدے اور مذہب کا خانہ ختم کرنا ایک قابل مذمت عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اس سیکولرانہ فیصلہ سے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ بلا تاخیر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔

شجاع آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کے خلاف شجاع آباد میں جناب مفتی ضیاء الرحمٰن' جناب محمد طیب' جناب علامہ حبیب الرحمٰن' جناب مفتی عبیداللہ کی قیادت میں احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے تھانہ چوک پہنچنے پر پولیس کی بھاری نفری نے وارننگ کے بغیر ان پر شدید لاٹھی چارج کردیا۔ لاٹھی چارج کے نتیجہ میں قائدین میں حضرت مولانا مفتی ضیاء الرحمٰن' جناب مفتی محمد حبیب' جناب حبیب الرحمٰن شدید زخمی ہوگئے۔ لاٹھی چارج کے نتیجہ میں بھگدڑ مچ گئی اور تھانہ چوک کی ٹریفک چاروں اطراف سے بلاک ہوگئی۔ پولیس ان قائدین کو گرفتار کرکے تھانے لے گئی۔ جبکہ جمعہ سے قبل پولیس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کے گھروں پر چھاپے مارے اور تھانہ چوک پر مظاہرے کے بعد تمام گرفتار رہنماؤں کو رہا کردیا گیا۔

کوٹ ادو: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر ضیاء شہید چوک جی ٹی روڈ پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جن میں حضرت مولانا مشتاق' حضرت مولانا مفتی عبدالجلیل' جناب مفتی خلیل احمد' حضرت مولانا بشیر احمد' حضرت مولانا محمد عمر' جناب مطیع اللہ شاہ' جناب محمد اصغر مدنی' حضرت مولانا عبدالمجید قاسمی ودیگر حضرات نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ حکمران ملک کو سیکولر سٹیٹ بنانے کے درپے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ بحال ہونے تک تحریک چلائی جائے گی۔

خانیوال: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر خانیوال میں جناب قاری سیف اللہ عابد' جناب یوسف خان خٹک' جناب امتیاز علی اسد' حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی کی قیادت میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کو ختم کرنے پر قراردادیں منظور کیں۔

اوکاڑہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر گول چوک اوکاڑہ میں بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس کی قیادت حضرت مولانا سید امیر حسین' حضرت مولانا قاری محمود انور' حضرت مولانا قاری محمد الیاس' حضرت مولانا عبدالستار' حضرت مولانا عبدالاحد' جناب شکیل الرحمٰن قاسمی' جناب حاجی احسان الحق' مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد' جناب حافظ عبدالسمیع اور جناب ڈاکٹر برہان غنی نے کی۔ مظاہرہ میں علماء' طلباء اور سیاسی رہنماؤں نے بھرپور شرکت کی۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر مذہب کا خانہ بحال نہ ہوا تو پاکستان کے سولہ کروڑ عوام حکومت کے خلاف سروں پر کفن باندھ کر سڑکوں پر نکل آئیں گے۔

قصور: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس کی قیادت جناب قاری مشتاق احمد' حضرت مولانا ظہیر احمد شاہ' جناب میاں معصوم انصاری' جناب حاجی شبیر احمد مغل نے کی۔

قائدین نے احتجاجی مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان حکمرانوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو حذف کر کے شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران امریکی ایجنڈے پر عمل پیرا ہونے کی بجائے اللہ رب العزت اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے ایجنڈے پر عمل کریں۔

فیصل آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات جناب مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کی سولہ کروڑ مسلمانوں کی پریشانی کو دور کرنے کے لئے نئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے بارے میں جلد نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ کے صدر جناب چوہدری شجاعت حسین نے اعلان کیا تھا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کر دیا جائے گا اور اس بارے میں وزیر اعظم شوکت عزیز کو اختیار دیا گیا ہے کہ اس سے ملیں۔ وفاقی وزیر مذہبی امور نے بھی بیان دیا تھا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کر دیا جائے گا۔ 22 دسمبر کو وفاقی کابینہ کے اجلاس کے بعد پریس کو جاری کئے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ مذہب کا خانہ بحال کرنے کے بارے میں غور ہوگا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جلد از جلد بحال کیا جائے۔

منڈی بہاؤالدین: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر منڈی بہاؤالدین اور گردنواح کے شہروں میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مقررین میں مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا محمد طیب فاروقی' حضرت مولانا قاری ارشاد اللہ صدیقی شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کیا جائے۔ ورنہ ہم اپنا مذہبی حق جذبہ ایمانی کی قوت کی بدولت چھین کر لیں گے۔

کھاریاں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے میں حضرت مولانا قاری محمد اختر' حضرت مولانا عبدالحق خان' جناب علامہ محفوظ احمد' حضرت مولانا عبدالماجد' حضرت مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری' حضرت مولانا غلام رسول شوق' حضرت مولانا عطاء اللہ' جناب قاری خلیل احمد' حضرت مولانا ارشاد اللہ' حضرت مولانا محمد طیب' جناب قاری عبدالواحد' قاضی کفایت اللہ' حضرت مولانا اظہر ندیم' حضرت مولانا محمد اکرم' قاری محمد اشرف' حضرت مولانا محمد اسحٰق کے علاوہ جماعتی رفقاء و کارکنان کی کثیر تعداد شامل تھی۔

سرگودھا: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر سرگودھا کہ سرزمین پر حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی قیادت میں ایک بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے پلے کارڈ اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔ جن میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے مطالبات درج تھے۔

چیچہ وطنی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پریس کلب چیچہ وطنی میں ایک احتجاجی سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار سے حضرت مولانا قاری زاہد اقبال' مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی' حضرت مولانا عبدالباقی' جناب مفتی محمد عثمان ودیگر کئی ایک حضرات نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے کہا کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جلد از جلد بحال کرنے۔ ورنہ حالات کی تمام ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

ادارہ

مسافرانِ آخرت

حضرت مولانا بشیر احمد خاکیؒ

۱۸/ دسمبر کو قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی دعوت پر آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد میں تھی جس میں ملک بھر کی دینی شخصیات علماء ومشائخ' سیاسی ومذہبی جماعتوں کے سربراہوں نے شرکت کی۔ ایسا شاندار اجتماع ہوا کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ہائے ختم نبوت کی یاد تازہ ہوگئی۔ اس اجتماع کو دیکھ کر حوصلہ ہوا کہ:

ذرا نم ہو تو مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

۱۹/ دسمبر کی شام حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم سے اجازت لے کر مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر حاضر ہوا۔ اگلے روز جامعہ عثمانیہ شورکوٹ سے حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کے صاحبزادہ نے فون کیا۔ خیر خیرت معلوم کی تو انہوں نے افسوسناک اطلاع دی کہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس خبر نے دل وجان کو ہلا کر رکھ دیا۔ بار بار پوچھنے پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ متذکرہ ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کی خدمت کے حوالے سے فقیر دفتر مرکزیہ سے غیر حاضر رہا۔ اس دوران میں حضرت مولانا مرحوم کے انتقال کا حادثہ رونما ہوگیا۔ جس کی اطلاع نہ ہوسکی۔ اچانک خبر سے دل ودماغ پر جو کیفیت طاری ہوئی بس کچھ نہ پوچھئے۔ معلوم ہوا کہ حضرت مولانا بشیر احمدؒ ۱۵/ دسمبر کو شورکوٹ سے گڑھ مہاراجہ کے تبلیغی سفر پر گئے۔ اچھی بھلی طبیعت تھی۔ اچانک بلڈ پریشر کے باعث ابتداء میں فالج کا ابتدائی حملہ ہوا۔ شریان متاثر ہوئی۔ نیم بیہوشی میں گڑھ مہاراجہ سے نشتر ہسپتال ملتان علاج کے لئے منتقل کیا گیا۔ ۱۶/ دسمبر ۲۰۰۴ء بروز جمعرات بعد از دوپہر سوا دو بجے واصل بحق ہوگئے۔ آپ کا جسد خاکی جامعہ عثمانیہ شورکوٹ لایا گیا۔ جنازہ شاہانہ استقبال ہوا۔ اگلے روز ۱۷/ دسمبر ۲۰۰۴ء بروز جمعہ کو دن گیارہ بجے جنازہ ہوا۔ مخدوم العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے جنازہ پڑھایا۔ شورکوٹ کی تاریخ کا تاریخ ساز جنازہ تھا۔ جامعہ کے متصل عام قبرستان میں آسودہ خاک ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ کی عمر ساٹھ سال کے لگ بھگ تھی۔ ۶۶/۱۹۶۵ء میں دارالعلوم کبیروالا سے دورہ حدیث شریف کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دارالمبلغین میں ۱۹۶۶ء میں ردقادیانیت پر فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ سے کورس پڑھا۔ اس کلاس میں فقیر راقم الحروف کو بھی حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ کے ہم مدرس ہونے کا شرف حاصل ہوا:

ما و مجنوں در عشق ہم سبق بودہ ام

حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ ۱۹۶۷ء کے اواخر میں دار العلوم کبیر والا میں تدریس سے وابستہ ہوگئے۔ دار العلوم کبیر والا کی طرف سے مسجد اوکانوالی شورکوٹ سٹی جمعہ پڑھانے کے لئے گئے تو یہیں کے ہوکر رہ گئے۔ ۱۹۶۹ء میں لاری اڈہ شورکوٹ سٹی میں جامعہ عثمانیہ کی بنیاد رکھی۔ وسیع وعریض قطعہ اراضی پر دیکھتے دیکھتے عمارتوں کو خوبصورت قلعہ کھڑا دیا۔ جو حضرت مولانا مرحوم کے اخلاص اور محنت کا زندہ جاوید ثبوت ہے۔ جامعہ عثمانیہ کی جامع مسجد وسیع وعریض اب تکمیل کے مراحل میں ہے۔ مدرسہ کی غربت کے باعث اینٹ گارا سے ابتدائی عمارت بنائی تھی۔ سیم زدہ علاقہ ہے۔ پچیس سال کے عرصہ میں وہ سیم زدہ ہوگئی تو ان کو گراکر مرحلہ وار کنکریٹ کی عمارتوں کو دو منزلہ منصوبہ بنایا۔ خوبصورت درس گاہیں' شاندار رہائشی کمرے۔ اساتذہ کی رہائش گاہیں' جامعہ ام کلثومؓ للبنات کی شاندار دیدہ زیب تعمیر سے فارغ ہوئے۔ دار الحدیث تعمیر کیا۔ مسجد کے سامنے دو طرفہ قابل رشک عمارتوں کا کام مکمل ہوگیا۔ ایک طرف کی پرانی عمارت گراکر نئی عمارت کے منصوبہ پر کام ہورہا ہے۔ نورانی قاعدہ سے دورہ حدیث شریف تک بنین وبنات کی دونوں جامعات میں تعلیم اور بہت بہتر تعلیم کا سلسلہ شروع ہے۔ ان اداروں کی تعمیر وترقی کے لئے انہوں نے دن رات کا اپنا آرام تج کیا۔ خوب محنتی انسان تھے۔ سعودی عرب وبرطانیہ تک کے اسفار کئے۔ دھن کے پکے تھے۔ حق تعالیٰ نے فتوحات کے ان کے لئے دروازے کھول رکھے تھے اور ہر اعتبار سے اپنے دونوں اداروں کو بام عروج تک پہنچادیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تربیت یافتہ تھے۔ اس کے لئے دل وجان سے قدردان تھے۔ ہمیشہ اس تعلق کو قائم رکھا۔ ملتان' چناب نگر اور برمنگھم کی ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت ان کے معمولات کا حصہ تھی۔ فقیر راقم الحروف پر بہت مہربان تھے۔ جب جانا ہوتا ذاتی مہمان بناتے۔ گھر لے جاکر عزت افزائی فرماتے۔ گردونواح کے حلقہ میں قادیانیت کے احتساب کے لئے کمربستہ رہتے۔ الیکشن میں متعدد بار حصہ لیا اور اپنی سیاسی حیثیت منوالی۔ عظمت صحابہ کرامؓ کے حوالے سے ان کی خدمات تاریخ کا سنہری حصہ ہیں۔ اس کے لئے متعدد بار انہوں نے قید وبند کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔ ایک بار کسی جلوس میں شرکاء نے اے سی کے خلاف نعرہ بازی کی۔ وہ جامعہ عثمانیہ میں تلاش پناہ کے لئے آیا۔ حضرت مولانا مرحوم نے ایک کمرہ میں اسے پناہ دی۔ حکومت کی فورس آئی اور انہیں باعزت لے گئی۔ لیکن برا ہو بیوروکریسی کا اس نے اس نیکی کو انہوں نے بدی میں بدل دیا اور حضرت مولانا مرحوم پر اے سی کے اغوا کا پرچہ درج کردیا۔ گرفتار ہوئے۔ تب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ تھے۔ حضرت مولانا ظفر احمد قاسم جامعہ خالد بن ولید وہاڑی کے بانی جو حضرت مولانا بشیر احمدؒ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ ان دونوں حضرات نے رات دن ایک کرکے حکومت کو مطمئن کیا۔ تب جاکر رہائی عمل میں آئی۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ جمیعت علمائے اسلام کے سرکردہ رہنما تھے۔ وہ ایک مخلص بزرگ‘ دینی رہنما اور درویش صفت انسان تھے۔ فقیر کو برطانیہ اور سعودی عرب میں کئی بار کئی دن کی رفاقت رہی۔ انہیں قریب سے دیکھا۔ وہ ایک مثالی انسان تھے۔ عمرہ سے واپسی پر ٹوپیوں کے بنڈل خرید کرلاتے۔ پوچھنے پر فرمایا کہ سینکڑوں طلباء ہیں۔ ایک ایک ٹوپی ان کو پیش کرنا میرا معمول ہے۔ اس سے ان کی طلباء سے محبت بلکہ ان سے بچوں جیسی مروت کا راز منکشف ہوا۔ اچھے منتظم تھے۔ ریاء، م کی کوئی چیز ان کے قریب نہ پھٹکی تھی۔ خوب وقت گزرا۔ دن رات قال اللہ !وقال رسول اللہ ! کی فضاؤں سے علاقہ بھر کو منور کردیا۔ ان کے شاگردوں کا بہت بڑا حلقہ ہے۔ تمام اولاد کو دین کی تعلیم سے بہرہ ور کیا۔ جو ان کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ ان کے دونوں جامعات‘ مسجد‘ شاگرد اور اولاد تمام گلستان آباد وشاد ہے۔ خود آخرت کو سدھار گئے۔ وہ چلتے پھرتے جنتی انسان تھے۔ خلد نشین ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائے اور اپنی شایان شان ان سے اپنی رحمت کا معاملہ فرمائے۔ انہیں مدتوں زمانہ یاد رکھے گا۔ بڑے انسان تھے۔ اس دور میں ان کا وجود بہت غنیمت تھا۔ کل من علیها فان ویبقی وجه ربك ذوالجلال والاکرام!

فاضل دیوبند حضرت مولانا عبدالمجید سکھرویؒ

پاکستان میں حفظ قرآن کی سب سے بڑی تحریک اقراء روضۃ الاطفال کے مدیر جناب حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب کے والد گرامی دارالعلوم دیوبند کے فاضل حضرت مولانا عبدالمجید سکھرویؒ انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانالیه راجعون!

حضرت مولانا عبدالمجید صاحبؒ وفات کے روز اچھے بھلے تھے۔ دن بھر تعلیمی وتبلیغی کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کیں۔ معمول کے مطابق گھر تشریف لائے۔ بچوں کو ملے۔ آرام کے لئے کمرہ میں گئے۔ دس بجے شب نیند کے لئے لیٹے تو آنکھ لگ گئی۔ پونے گیارہ بجے سینے میں درد کی تکلیف شروع ہوئی۔ حسب معمول خون پتلا کرنے والی گولیاں زبان کے نیچے رکھیں۔ اس دوران دوبار قضائے حوائج کے لئے خود بخود بغیر سہارا کے اٹھے۔ فارغ ہوئے۔ درد بڑھتا گیا۔ صاحبزادوں نے دوائی دی۔ جو حلق کے اندر نہ جاسکی۔ دو تین بار زور سے کلمہ طیبہ پڑھا اور اپنے آپ کو رب کے سپرد کیا۔ صاحبزادوں نے ڈاکٹر بلانے کا کہا تو ’’ضرورت نہیں‘‘ کہہ کر اس سے انکار کردیا۔ مگر وہ بھاگم بھاگ ڈاکٹر کے پاس گئے۔ مولانا مرحوم نے ادھر گھر والوں کو کہا کہ بھئی ہمارا وقت آگیا۔ ذکر اللہ کرتے کلمہ پڑھتے چارپائی پر دراز ہوگئے اور یوں آدھ گھنٹہ عارضہ دل میں مبتلا رہ کر آخرت کو سدھار گئے۔ ۲۸/ دسمبر ۲۰۰۴ء بروز منگل سوا گیارہ بجے شب وصال ہوا۔ اگلے دن حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب نے جنازہ پڑھایا اور انہیں رحمت حق کے سپرد کردیا گیا۔

حضرت مولانا عبدالمجید صاحبؒ روہتک کے باسی تھے۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد

رشید حضرت مولانا مفتی محمد یونس صاحب تقسیم سے قبل فیصل آباد آ گئے تھے۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحبؒ ان کے ان خود پڑھتے اور چھوٹے درجہ کے طلباء کو پڑھاتے تھے۔ مظاہر العلوم سہارن پور میں جلالین شریف کے سال پڑھتے رہے۔ مشکوٰۃ اور دورہ حدیث کے دو سال انہوں نے برصغیر کی معروف جامعہ دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔ آپ نے دورہ حدیث شریف حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ' حضرت مولانا اعزاز علیؒ حضرت مولانا سید اصغر حسینؒ حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سے کیا۔ جیسا کہ ان کی حدیث کی سند پر دستخطوں سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحبؒ کے والد گرامی بسلسلہ ملازمت روہتک سے حصار کے قصبہ نوشاد میں آ گئے تھے۔ چنانچہ آپ کی سند پر پتہ نوشاد من مضافات حصار لکھا ہوا ہے۔

آپ کے دورہ حدیث کے معروف ساتھی وہم درس حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن ٹونکی' حضرت مولانا عبدالستار تونسوی' حضرت مولانا سلیم اللہ خان اور حضرت مولانا منظور الحق کبیر والا تھے۔ یہ ۱۹۴۶ء کا آخر بنتا ہے۔ آپ فراغت کے بعد حصار کے معروف شیخ اور بزرگ کے ہاں کچھ عرصہ تصوف کی تربیت لیتے رہے۔ اس دوران میں بٹوارہ کے باعث فسادات شروع ہو گئے۔ چنانچہ آپ کے خاندان نے ابتداء میں خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاول پور میں آ کر رہائش اختیار کی۔ خیر پور ٹامیوالی میں حضرت مولانا سید غلام محی الدین صاحب' حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ مجاز کے ہاں سلوک کی تربیت حاصل کی۔ تقریباً دو سال بعد سکھر منتقل ہو گئے۔ حضرت مولانا سید غلام محی الدین کو آپ کے خاندان کا خیر پور چھوڑنا بہت گراں گزرا۔

سکھر میں آ کر ذریعہ معاش کے لئے تجارت کو پیشہ بنایا۔ امامت وخطابت' درس وتدریس' تعلیم وتبلیغ کا فریضہ فی سبیل اللہ انجام دیتے رہے۔ تمام اولاد کو دین کی تعلیم سے جتنا مقدر تھا بہرہ ور کیا۔ پورا خاندان صالح' شریف اور تبلیغی خاندان شمار ہوتا ہے۔ آپ نے متعدد بار حج وعمرہ کے سفر کئے۔ بارہا ختم نبوت کانفرنس برطانیہ میں بھی شمولیت کی۔ عابد وزاہد انسان تھے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ حضرت مولانا ہالیجویؒ حضرت مولانا امروٹیؒ حضرت مولانا پیر شریف' حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ شیر اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ سے محبت بھرا تعلق تھا۔ جامعہ قاسم العلوم ملتان کی شوریٰ کے رکن تھے۔ ہر دینی تحریک میں پیش پیش رہے۔ خوب مجلسی انسان تھے۔ گھنٹوں بے تکان مربوط گفتگو آپ کی نمایاں شان تھی۔ دوستوں کے دوست تھے۔ ہر بزرگ وخورد کو احترام دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر صاحب علم بھی ان کا قدردان تھا۔ سکھر میں سفراء کے ساتھ مل کر مخصوص جامعات کی مالی مدد کے لے لئے لوگوں کو توجہ دلاتے تھے۔ عمر بھر چین سے نہیں بیٹھے۔ دن رات اشاعت اسلام کے لئے ساعی رہے۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت معصوم شاہ مینارہ روڈ سکھر اور جامع مسجد بندر روڈ میں حاضری یومیہ کا معمول تھا۔ آخری دن بھی دونوں مقامات پر تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی' جناب آغا شاہ محمد' حضرت مولانا بشیر احمد جیسے بیسیوں اہل حق کے قدردان و دوست تھے۔ تھک ہار کر دنیا فانی سے منہ موڑ گئے اور دنیا کو سونا کر گئے۔ حق تعالیٰ ان کی قبر کو بقعہ نور بنائیں۔

صدر مملکت..... وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

- .... قادیانیوں کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان میں دوسری متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
- .... ووٹر لسٹوں، پاسپورٹ وشناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا۔
- .... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔
- .... ربع صدی سے پاکستان کے تمام حکومتی ادوار میں اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔
- .... موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی سازش سے ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ حذف کیا گیا اور پھر اسلامیان پاکستان کے اضطراب واحتجاج کے باعث اسے وفاقی حکومت نے واپس لیا۔
- .... اب پھر حکومتی دوائر میں قادیانی لابی نے شب خون مار کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرادیا ہے۔
- .... حالانکہ یہ آئینی طور پر طے شدہ مذہبی وقومی مسئلہ تھا۔ جسے اب متنازعہ بنا کر اسلامیان عالم کو اضطراب اور اسلامیان پاکستان کو امتحان میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔
- .... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضہ تھا وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی بوجہ غیر مسلم ہونے کے حدود حرمین شریفین میں داخل نہیں ہوسکتے۔ سعودی عرب حرمین شریفین میں قانونی طور پر شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ان کا داخلہ بند ہے۔ پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت قادیانی تعداد زیادہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث دھوکہ دہی سے وہ مسلمان بن کر حرمین شریفین چلے جاتے تھے اب مذہب کے خانہ کو پاسپورٹ سے حذف کر کے قادیانیوں کی چال اور دھوکہ دہی کو کامیاب بنانے کی حکومتی سطح پر نامناسب کوشش کی گئی ہے۔
- .... صدر مملکت، وزیر اعظم، وفاقی وزیر داخلہ، قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کر کے پاسپورٹ کے فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان! فون: 514122

مسلمان بچوں کیلئے...... جسے بڑی عمر کے مرزائی شوق سے پڑھ سکتے ہیں

چائے اور نوکر

اشتیاق احمد

چائے چین میں دریافت ہوئی۔ برصغیر میں اس کو انگریزوں نے متعارف کرایا۔ جب کوئی چائے سے واقف تک نہیں تھا تو وہ چوکوں میں چائے بنا بنا کر لوگوں کو مفت پلاتے تھے۔ اس طرح لوگوں کو چائے کا پتہ چلا، اس کے ذائقے کا پتہ چلا .... اور لوگوں نے اس کا استعمال شروع کیا۔

عرب میں بھی بہت بعد میں چائے نے رواج پایا...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں تو کیا، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی اس کا دور دور تک ذکر نہیں ملتا۔ پینے کی چیزوں میں چائے کہیں بھی شامل نہیں تھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک دعویٰ یہ ہے کہ:

انبیا اللہ کے ہاتھ میں مردوں کی طرح ہوتے ہیں وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے، جب تک اللہ تعالیٰ ان سے نہ بلوائے وہ نہیں بولتے۔

مطلب یہ کہ جو کچھ ان کی زبان سے نکلتا ہے اللہ کے حکم کے مطابق نکلتا ہے...... ورنہ کوئی لفظ ان کی زبان سے نکلتا ہی نہیں۔ اس کا مطلب ہے، مرزا نے جو کچھ کہا، اپنے دعوے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہا۔ اللہ کے حکم کے بغیر ایک لفظ منہ سے نہیں نکالا۔

مرزا کا ایک دعویٰ یہ بھی ہے، جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر اس کی کسی بات کا کوئی اعتبار نہیں رہ جاتا۔

اب ہم آپ کو مرزا کی کتاب کا ایک جملہ سناتے ہیں...... پڑھیے اور سر دھنیے...... مرزائیوں کو غور کی دعوت دیتے ہیں، کیونکہ مرزا کا دعویٰ تھا...... اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔

مرزا کی اس کتاب کا نام ہے سلسلۂ تصنیفات احمدیہ کے صفحہ نمبر 346 پر لکھتا ہے:

''امام حسین کا نوکر چائے کی پیالی لایا۔''

مرزائی بتائیں، اس وقت چائے پی جاتی تھی...... یا اس زمانے میں نوکر ہوتے تھے۔ ہیں جی؟

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے ☆ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام تبلیغی، اصلاحی پروگرام اور سرگرمیاں ☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے ☆ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں ☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں ☆ مجلس کے زیر اہتمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں ☆ چناب نگر میں مجلس کے زیر اہتمام دو عظیم الشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں ☆ ختم نبوت خط و کتابت کورس کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہی ☆ مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے جہاں علماء کو ردقادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں ☆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں جن کی پیروی کر رہی ہے ☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں ☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ لوگوں کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں ☆ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لایا جاسکے۔

تمام پروگرام حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم کی ہدایت اور رہنمائی میں ترتیب دیئے جاتے ہیں۔

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

اسلام آباد G-6-1-3 2829186	گوجرانولہ سیالکوٹی گیٹ 215663	لاہور عائشہ مسجد 5862404	ملتان حضوری باغ روڈ 514122	سرگودھا نکڑ منڈی 710474	چناب نگر مسلم کالونی 212611	جھنگ 613295	ٹوبہ ٹیک سنگھ اقبال نگر 541711	چیچہ وطنی 611618	خانیوال بستی سراجیہ 51786	منڈی بہاؤالدین محلہ صوفی پورہ 503042
عارف والا 32765	بہاولپور 876105 0300-6851586	بہاولنگر 74682	رحیم یار خان 70418	کراچی [illegible] 7780337	حیدرآباد 869948	سکھر منارہ معصوم شاہ 25758	ٹنڈو آدم جامع مسجد ختم نبوت 71613	کوٹ ادو [illegible] 5305	کوئٹہ [illegible] 841995	ژوب 412730

شعبہ نشر واشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان